ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

النّهی الاکید عن الصّلٰوة وراء عدی التقلید

١٣٠٥ھ

دشمنِ تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

النهی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید ۱۳ ھ ۵

(دشمنِ تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا السنن ۞ ووقانا المحن ۞ وجعل فینا کل امام حسن ۞ بہ یتأتی وعلیہ یؤتمن ۞ واغنانا ان نقتدی باھل الفتن ۞ والصلاۃ الحنانۃ والسلام الاحن ۞ علی الامام الامین الامان الامن محمد مربی الروح والبدن ۞ وآلہ وصحبہ فی السر والعلن ۞ والائمۃ المجتھدین مصابیح الزمن ۞ کاشفی ماخفی ومظھری مابطن ۞ الثقات السراۃ ھداۃ السنن ۞ السقاۃ الفراۃ من فراۃ السنن وعلینا بھم یا عظیم المنن ۞ واشھد ان

www.alahazratnetwork.org

تمام خوبیاں اُس ذاتِ اقدس کے لئے جس نے ہمیں صحیح راہ کی ہدایت عطا کی اور ہمیں محنت و مشقت سے بچالیا، ہم میں اچھے و اعلیٰ امام بنائے جن کی اقتدا کی جاتی ہے اور ان پر اعتماد کیا جاتا ہے، ہمیں اہلِ فتن کی اقتدا سے محفوظ کیا۔ نہایت ہی عاجزانہ طور پر صلاۃ وسلام ہو اس امام ومقتدا پر جو امین، جائے پناہ اور سب سے بڑے محسن ہیں جن کا اسم مبارک محمد ہے جو روح وبدن کے مربی ہیں، ان کی آل و اصحاب پر بھی سرًا و جہرًا، ان ائمہ مجتہدین پر بھی جو اپنے زمانے کے لئے چراغ ہیں، مخفی امور کو کھولنے اور باطنی معاملات کو ظاہر کرنے والے، رازوں کے پختہ محافظ سُنن نبی کی طرف ہادی، سنن کی نہر فرات سے مشکیزے بھر بھر کر پلانے والے، اے احسان فرمانے والے ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمتوں کا نزول ہو۔ میں گواہی

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ علیہ ربہ و سلم و من :

دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں، ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں، ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور کرم ولطف ہو۔ (ت)

اما بعد یہ چند سطور کاشفۃ السطور جلیلۃ الفائدہ جمیلۃ العائدہ ہیں اظہار صواب میں اُس سوال کے جواب میں جو فقیر ناسزا عبدالمصطفٰی احمد رضا محمدی سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی غفراللہ لہ وحقق املہ واصلح عملہ کے پاس مولوی فضل الرحمٰن صاحب حفظ عن الشرور امام جامع مسجد فیروزپور کا بھیجا ہوا فیروزپور ملک پنجاب سے آیا، فقیر ان دنوں ایک مبارک رسالہ بجواب سوال مونگیر بنگالہ مسمّٰی بہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین لکھنے میں مشتغل، اور اُس کے بعد اور چند مسائل دیگر بلاد کو مسئلہ پنجاب پر حق تقدم حاصل، جب اُن سے فراغت پائی اس کی نوبت آئی النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) اس تحریر کا نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز وانجام اس رسالہ میں اصل مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے اس کے ضمن میں اُن کے بعض عقائد واحوال ومکائد ودیگر فوائد بہ نہایت اجمال تحریر میں آئے، مولٰی سے مسئول کہ قبول فرمائے اہلِ اسلام وسنّت کو نفع پہنچائے، از انجا کہ موضوع رسالہ رد مخالف نہیں، لہٰذا لحاظ مجادل سے کنارہ گزیں کہ وہ تو ایک فتوٰی ہے جواب مسئلہ کی حد پر مقتصر اور اپنے موافقوں پر ایک حکم کا مظہر جسے اُس رنگ کا کلام مشتاق بنائے تصانیف افاضل یا فقیر حقیر کے دیگر رسائل مندرجہ مجموعہ البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ کی طرف رجوع لائے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وافضل الصلاۃ علی الحبیب الجمیل و اٰلہٖ وصحبہ بالوف التبجیل اٰمین اٰمین یاعزیز یا جلیل۔

نقل عبارت استفتا

مسئلہ ۲۵: باسمہٖ سبحانہ۔ بخدمت بابرکت حضرت مولٰینا وبالفضل والکمال اولٰنا مخدوم مکرم معظم حضرت مولٰینا احمد رضا خاں صاحب سلمہ الرحمٰن۔ سلام مسنون بہ نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ للہ اس استفتا کا جواب مرحمت فرمائیں کہ عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔ مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد قصابان خورد جو شاگرد مولویان لکھنؤ کے علاقہ فیروزپور کے ہیں اول انھوں نے رسالہ شاہ طیبو۔ جس میں حضرت ابن عربی اور مولٰینا روم ومولانا عبدالرحمٰن جامی علیہم الرحمۃ کی تکفیر درج تھی اور وہ رسالہ مطبع فیروزپور میں حافظ محمد صاحب لکھنوی نے چھپایا،

اس کی تصدیق پر اپنے دستخط کردیے تھے جس کے شاہد بہت لوگ موجود ہیں اور اس کا کسی قدر ذکر رسالہ تصریح الجاثِ فریدکوٹ کے صفحہ ۴۱ کے متن وحاشیہ میں مندرج ہے۔ پھر جب ریاست فریدکوٹ میں علمائے مقلدین کا مناظرہ ہوا تھا تب بھی یہ مولوی صاحب بشمول علماغیر مقلدین کے تھے اور ان کے زمرہ میں ریاست سے رخصت نامہ لے کر واپس آئے تھے جیسا کہ اشتہار ۱۱ فروری ۱۸۸۳ء مطبوعہ ریاست فریدکوٹ اس پر شاہد ہے اور رسالہ کے صفحہ ۷۱ میں بھی اس کا نام بزمرۂ غیر مقلدین شامل ہے۔ پھر مسائل اور واقعات ان کے بھی صریح غیر مقلدی کی دلیل ہیں جس کا نمونہ ایک یہ ہے کہ مسماۃ فاطمہ بنت امام الدین خاں کو جب اس کے شوہر نے مطلقہ کیا اور طلاق نامہ تحریر ہوا تو بائیس روز بعد ازاں عدت کے اندر ہی مولوی مشار الیہ نے اس مطلقہ کا نکاح بابومین ملازم مسکوٹ لال کرتی سے منعقد کردیا اور اس کی دلیل مولوی جمال الدین امام مسجد نوچران کلاں کو دکھلائی کہ حدیث ترمذی سے ثابت ہے کہ خلع کی عدت ایک حیض ہوتا ہے، اس پر جواب دیا گیا کہ دینی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے صریح لکھا ہے کہ خلع طلاق ہے بسند حدیث بخاری وغیرہ کے اور جمہور اماماں سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کما فصل فی باب الخلع (جیسا کہ باب خلع میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ت) اور باب عدت میں بھی مذکور ہے کہ طلاق اور خلع اور لعان سب کی عدت تین حیض ہیں اھ مترجماً، پس یہ نکاح عدت کے اندر حنفی مالکی شافعی سب کے نزدیک ناروا ہے جو شخص غیر مقلد ایسے اطوار کا طور رکھے اور حرام کو حلال بنا دینے تک نوبت پہنچائے تو اس کے پیچھے اقتدا روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ حررہ فقیر محمد فضل الرحمٰن امام جامع مسجد صدر بازار فیروزپور پنجاب ۱۰ شوال ۱۳۰۵ھ (محمد فضل الرحمٰن)

www.alahazratnetwork.org

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کو زید وعمرو کی ذات سے غرض نہیں اور حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم کی شان عظیم میں بعد وضوحِ حق اُس کلمۂ ملعونہ کہنے کا جواب جو روزِ قیامت ملے گا بس ہے، وہ حضرات جراٰت شعار جسارت وثار جن کا مسلک عامۂ ائمہ وعلمائے کبار کو عیاذاً باللہ مشرک بتائے اُن سے مدارک دقیقۂ حقائق اولیاء تک نہ پہنچنے کی کیا شکایت کی جائے علاوہ بریں یہ مسئلہ خود اس قابل کہ اس میں ایک رسالہ مستقلہ تصنیف میں آئے اور خدا انصاف دے تو حدیثِ بخاری:

حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ	جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سمع (کان) بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بنتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ

التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا (الٰی قولہ تعالٰی) وما ترددت عن شیئ انافاعلہ ترددی عن قبض[ف۱] نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ[۱]۔

بن جاتا ہُوں جس سے وہ گرفت کرتا ہے۔ اس کے پاؤں بنتا ہُوں جس سے چلتا ہے (آخر میں اللہ تعالٰی کا یہ بھی فرمان ہے) میں کسی شیئ کے بجالانے میں کبھی اس طرح تردّد نہیں کرتا جس طرح جانِ مومن قبض کرتے وقت تردّد کرتا ہُوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو بُرا جانتا ہُوں۔ (ت)

وحدیث[۲] مسلم:

یاابن اٰدم مرضت فلم تعدنی، یاابن اٰدم استطعمتك فلم تطعمنی، یاابن اٰدم استسقیتك فلم تسقنی[۲]۔ اخرجاھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اے ابنِ آدم! میں بیمار ہُوا، تُو نے میری عیادت نہیں کی، اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تُو نے مجھے کھانا نہیں دیا، اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا، تُو نے مجھے پانی نہیں دیا۔ ان دونوں کو بخاری ومسلم دونوں نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث[۳] مشہور:

قم الیّ امش الیك وامش الیّ اھرول الیك[۳]۔ اخرجہ احمد[ف۲] عن رجل من الصحابۃ والبخاری بمعناہ عن[۴] انس وعن[۵] ابی ھریرۃ

اے بندے! تُو میری طرف اُٹھ میں تیری طرف چل پڑوں گا، تُو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ پڑوں گا۔ اس کو امام احمد نے ایک صحابی سے اور امام بخاری نے معنًا اسے حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ سے

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۶۳

[۲] صحیح مسلم باب فضل عیادۃ المریض مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ۲/۳۱۸

[۳] المسند لاحمد بن حنبل حدیث رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ دارالفکر بیروت ۳/۴۷۸

ف۱: بخاری شریف کی روایت میں "عن نفس المؤمن" ہے قبض کا لفظ بخاری شریف میں موجود نہیں البتہ فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ۱۱ص ۳۱۱ پر یہ عبارت ہے "اوقع فی الحلیۃ" آخر میں "عن قبض روح المومن" نذیر احمد

ف۲: مسند احمد بن حنبل میں آغازِ حدیث یُوں ہے: قال اللہ تعالٰی یاابن اٰدم قم الیّ الخ۔ نذیر احمد

www.alahazratnetwork.org

والطبرانی فی الکبیر عن[6] سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث:

واذا احب اللہ عبدًا لم یضرہ ذنب[1] اخرجہ الدیلمی والامام الاجل القشیری وابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جب اللہ تعالٰی کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہے تو اسے کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا۔ اسے دیلمی، امام اجل قشیری اور ابن نجار نے تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث:

الدنیا والاٰخرۃ حرام علی اھل اللہ[2] اخرجہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

دنیا وآخرت اہل اللہ پر حرام ہیں۔ اسے مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث[9]:

انزل القراٰن علی سبعۃ احرف، لکل حرف منہا ظھر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد مطلع[3]۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر

قرآن سات حروف (لغتوں) پر نازل ہُوا، ہر حرف کے لئے ظاہر اور باطن ہے ہر حرف کے لئے ایک حد (انتہائے معنی) ہے اور ہر حد کے لئے ظاہر

---

[1] الرسالۃ القشیریۃ باب التوبہ مطبوعہ دار الکتب العربیۃ الکبرٰی مصطفٰی البابی مصر ص ۴۵
الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۴۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۷۷

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 ۳۱۱۰ 〃 〃 〃 〃 〃 ۲/۲۳۰

[3] المعجم الکبیر مروی از عبداللہ ابن مسعود حدیث ۱۰۱۰۷ مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۰/۱۳۰
〃 〃 〃 〃 حدیث ۸۶۶۷ و ۸۶۶۸ 〃 〃 〃 〃 〃 ۹/۱۴۲

ف: معجم کبیر میں مکمل حدیث ایک جگہ پر دستیاب نہیں ہوسکی بلکہ دو حصّوں میں مختلف مقامات سے ملی ہے جبکہ جامع صغیر مع فیض القدیر جلد ۳ مطبوعہ بیروت صفحہ ۵۴ پر یہ حدیث مکمل انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے اور حوالہ بھی طبرانی عن عبداللہ بن مسعود کا دیا ہے، ہوسکتا ہے اعلٰحضرت رحمہ اللہ نے جامع صغیر سے دیکھ کر یہ حدیث نقل کی ہو۔ مجمع الزوائد جلد ۷ مطبوعہ بیروت ص ۱۵۲-۵۳ پر بھی یہ حدیث از عبداللہ ابن مسعود منقول ہے۔ نذیر احمد

www.alahazratnetwork.org

معاجیمه عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالٰی عنه۔

اور باطن سے اطلاع کا مقام ہے۔ اس کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث ۱۰:

قوله عزوجل اعطیهم من حلمی وعلمی[1] اخرجه احمد والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرك والبیهقی فی شعب الایمان باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی الله تعالٰی عنه۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے میں انھیں اپنا حلم وعلم عطا کرتا ہوں۔ اس کو احمد و طبرانی نے کبیر میں، حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے شعب الایمان میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث ۱۱:

من زهد فی الدنیا علمه الله بلا تعلم وهداه بلاهدایة وجعله بصیرا وکشف عنه العمی[2]۔ اخرجه ابو نعیم فی حلیة الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المؤمنین علی کرم الله تعالٰی وجهه۔

جو دنیا سے محفوظ رہا اسے اللہ تعالٰی بغیر حصولِ علم کے علم اور بغیر حصولِ ہدایت ہدایت دیتا ہے، اسے صاحبِ بصیرت بناتا ہے اور اس سے گمراہی اور تاریکی کو دور کر دیتا ہے۔ اسے امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سید الاولیاء امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث ۱۲:

دع عنك قول معاذ فان الله یباهی به الملئکة قاله لرجل قال له معاذ بن جبل رضی الله تعالٰی عنه تعال حتی نؤمن ساعة فشکاه الرجل الی النبی صلی الله

قولِ معاذ کو چھوڑو (یعنی قولِ معاذ کو برا نہ جانو) کیونکہ اللہ تعالٰی ملائکہ میں اس کے ساتھ فخر فرماتا ہے۔ یہ بات آپ نے اس شخص سے فرمائی جسے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا تھا کہ آؤ ہم ایک گھڑی ایمان

---

[1] مسند احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۶/۴۵۰
نوادر الاصول الاصل الحادی والعشرون فی خصوصیۃ ہذہ الامۃ مطبوعہ دار صادر بیروت ص ۲۹ و ۳۲
[2] حلیۃ الاولیاء فضائل ومناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت ۱/۷۲

www.alahazratnetwork.org

تعالیٰ علیہ وسلم، وقال اوما نحن بمؤمنین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلک[1]۔ اخرجہ سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایمان؟ اس شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کیا ہم اہل ایمان نہیں؟ اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ جملہ فرمایا تھا۔ اس کو سیدی محمد بن علی ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث ۱۳:

کان عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول تعال نؤمن بربنا ساعۃ فقال ذات یوم لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ الا تری الی ابن رواحۃ یرغب عن ایمانک الی ایمان ساعۃ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی تباھی بھا الملئکۃ علیھم السلام۔ رواہ احمد[2] بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا جب بھی کسی صحابیِ رسول سے ملاقات ہوتی تو کہتے آؤ ہم اپنے رب کے ساتھ ایک گھڑی ایمان لائیں، ایک دن آپ نے یہی بات ایک شخص سے کہی تو وہ ناراض ہوگیا اور بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے عبداللہ بن رواحہ کے بارے میں نہیں سنا وہ تو آپ پر ایمان لانے کی بجائے ایک گھڑی ایمان کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن رواحہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے وہ ایسی مجالس کو پسند کرتا ہے جس پر ملائکہ بھی فخر کرتے ہیں۔ اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴:

حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حاصل کئے ہیں ایک کو بیان کرتا ہوں اگر

www.alahazratnetwork.org

---

[1] نوادر الاصول الاصل الثانی والسبعون فی الذکر الخفی مطبوعہ دار صادر بیروت ص ۱۱۰

[2] مسند احمد بن حنبل از مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/۲۶۵

فبثثته واما الاخر فلو بثثته قطع ھذا البلعوم[1] اخرجه البخاری۔

دُوسرا بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے (ت)

وآیت:

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ[2]

ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (ت)

وآیت:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[3]

اور اے محبوب! وُہ خاک جو تم نے پھینکی تھی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ تعالٰی نے پھینکی تھی۔ (ت)

وآیت:

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ[4]

تو تم جدھر مُنہ کرو اُدھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمھاری طرف متوجہ) ہے (ت)

وآیت:

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا[5]

تم فرماؤ رُوح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمھیں اس کا علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

وآیت:

اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[6]

(تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا) جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ (ت)

وآیت:

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا[7] وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا[8]

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے، اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔ (ت)

---

[1] صحیح بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ اصح المطابع کراچی ۱/۲۳
[2] القرآن ۴۸/۱۰
[3] القرآن ۸/۱۷
[4] القرآن ۲/۱۱۵
[5] القرآن ۱۷/۸۵
[6] القرآن ۱۸/۶۵
[7] القرآن ۱۸/۶۷
[8] القرآن ۱۸/۶۸

و آیت :

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ؕ ۱

کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (ت)

و آیت :

فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا ۲ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۳

اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس بندہ نے اسے چیر ڈالا موسٰی علیہ السلام نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا ہے کہ اس کے سواروں کو ڈبو دو بیشک یہ تم نے بری بات کی کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔ (ت)

و آیت :

فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّكْرًا ۴ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۵

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا تو اس بندے نے اسے قتل کر دیا۔ موسٰی علیہ السلام نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی، بیشک تم نے بہت بُری بات کی، کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے (ت)

www.alahazratnetwork.org

و آیت :

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ۶

کہا یہ (وقت) میری اور آپ کی جُدائی کا ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (یعنی علت و وجہ) بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ (ت)

---

۱ القرآن ۱۸/ ۷۰
۲ القرآن ۱۸/ ۷۱
۳ القرآن ۱۸/ ۷۲
۴ القرآن ۱۸/ ۷۴
۵ القرآن ۱۸/ ۷۵
۶ القرآن ۱۸/ ۷۸

وآیت :

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا[1] اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا، یہ پھیر (علت و وجہ) ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا۔ (ت)

وغیرہ ذلک آیات واحادیث سمجھ والوں کے لئے علم باطن اور اُس کے رجال ومضائق مجال وحقائق، اقوال و دقائق افعال کا پتا دینے کو بہت ہیں،

ومن لم یجعل اللّٰہ لہ نورًا فما لہ من نور[2] اور جسے اللہ تعالٰی نُور نہ دے اُس کے لئے کہیں نُور نہیں (ت)

یا نہ اس بحرِ عمیق کے لئے ساحل، نہ یہ حضرات اُس کی سیر کے قابل، نہ اس معنی سے اصل غرضِ سائل، لہذا فقیر این وآں سے قطع نظر کرکے نفس مرام مسئول عنہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی نماز میں حضرات غیر مقلدین کی اقتدا کا حکم کیا ہے، اور ازانجا کہ اس کی تنقیح اُن کی کشف بعض بدعات پر موقوف لہذا اس بارے میں ایک اجمالی مقدمہ لکھ کر عنانِ قلم جانب جواب مصروف، ہرچند اس باب میں علماء متعدد تحریریں کرچکے مگر امید کرتا ہوں کہ بحول اللہ تعالٰی یہ موجز تحریر کافی وکافل وافی وکامل شافی ونافع صافی وناصع واقع ہو وباللہ التوفیق وبہ الوصول الٰی ذری التحقیق انہ نعم المولٰی ونعم المعین والحمد للہ رب العٰلمین۔

مقدمۃ فی الکلام الاجمالی علی بدعۃ غیر المقلدین

یامعشر المسلمین یہ فرقہ غیر مقلدین کہ تقلید ائمہ دین کے دشمن اور بیچارہ عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں، مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں، ائمہ ہدٰی کو احبار ورہبان ٹھہرائیں، سچے مسلمانوں کو کافر ومشرک بنائیں، قرآن وحدیث کی آپ سمجھ رکھنا، ارشاداتِ ائمہ کو جانچنا پرکھنا ہر عامی جاہل کا کام کہیں، بے راہ چل کر، بیگاہ مچل کر، حرامِ خدا کو حلال کردیں حلالِ خدا کو حرام کہیں، اُن کا بدعتی بدمذہب گمراہ بے ادب ضال مضل غوی مبطل ہونا نہایت جلی و اظہر بلکہ عندالانصاف یہ طائفہ تالفہ بہت فرق اہلِ بدعت سے اشر واضر واشنع وافجر کما لایخفی علی ذی بصر (جیسا کہ کسی بھی صاحبِ بصیرت پر مخفی نہیں۔ ت) صحیح بخاری شریف میں تعلیقًا اور شرح السنۃ امام بغوی وتہذیب الآثار امام طبری میں موصولًا وارد:

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللّٰہ وقال یعنی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما خوارج کو بدترین

---

[1] القرآن ۱۸/ ۸۲
[2] القرآن ۲۴/ ۴۰

انهم انطلقوا الی اٰیاتٍ نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین[1]۔

خلق اللہ جانتے کہ انھوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں اُٹھا کر مسلمانوں پر رکھ دیں۔

بعینہٖ یہی حالت ان حضرات کی ہے۔ آیہ کریمہ:

اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ[2]۔

انھوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ تعالٰی کے سوا خدا بنالیا۔ (ت)

کہ کفارِ اہلِ کتاب اور اُن کے عمائد وارباب میں اُتری ہمیشہ یہ بیباک لوگ اہلِ سنّت وائمہ اہلِ سنّت کو اس کا مصداق بتاتے ہیں۔ علامہ طاہر پر رحمتِ غافر کہ مجمع بحار الانوار میں قول ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نقل کرکے فرماتے ہیں:

قال المذنب تاب اللہ علیہ واشرمنھم من یجعل اٰیات اللہ فی شرار الیھود علی علماء الامۃ المعصومۃ المرحومۃ طھر اللہ الارض عن رجسھم[3]۔

مذنب کہتا ہے اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے، ان خارجیوں سے بدتر وہ لوگ ہیں کہ اشرار یہود کے حق میں جو آیتیں اُتریں انھیں اُمّت محفوظہ مرحومہ کے علماء پر ڈھالتے ہیں اللہ تعالٰی زمین کو اُن کی خباثت سے پاک کرے۔ (ت)

اصل اس گروہ ناحق پژوہ کی نجد سے نکلی، صحیح بخاری شریف میں ہے:

www.alahazratnetwork.org

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال ذکر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللہ وفی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان[4]۔

نافع سے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دُعا فرمائی الٰہی! ہمارے لئے برکت دے ہمارے شام میں، ہمارے لئے برکت رکھ ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے نجد میں۔ حضور نے دوبارہ وہی دعا کی الٰہی! ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی! ہمارے لئے برکت بخش ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ! ہمارے نجد میں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ حضور نے نجد کی نسبت فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گا شیطان کا سینگ۔ (ت)

---

[1] الصحیح البخاری کتاب استتابۃ المعاندین باب قتال الخوارج والملحدین الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۲۴/۲
[2] القرآن ۳۱/۹
[3] مجمع بحار الانوار تحت لفظ حدث مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۲۴۲/۱
[4] الصحیح للبخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفتنۃ من قبل المشرق مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۵۰/۲
باب ماقیل فی الزلازل والآیات ۱۴۱/۱

اس خبرِ صادق مخبرِ صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق عبدالوہاب نجدی کے پسر واتباع نے بحکم آنکہ ع

پدر اگر نتواند پسر تمام کند

(باپ اگر نہ کرسکا تو بیٹا تمام (مکمل) کردے گا)

تیرھویں صدی میں حرمین طیبین پر خروج کیا اور ناکردنی کاموں ناگفتنی باتوں سے کوئی دقیقہ زلزلہ وفتنہ کا اُٹھا نہ رکھا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

حاصل اُن کے عقائدِ زائغہ کا یہ تھا کہ عالم میں وہی مشت ذلیل موحد مسلمان ہیں باقی تمام مومنین معاذ اللہ مشرک۔ اسی بنا پر اُنھوں نے حرمِ خدا وحرمِ مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کو عیاذًا باللہ دار الحرب اور وہاں کے سُکانِ کرام ہمسایگانِ خدا ورسول کو (خاکم بدہانِ گستاخاں) کافر ومشرک ٹھہرایا اور بنامِ جہاد خروج کرکے لوائے فتنۂ عظمےٰ پر شیطنت کبرٰی کا پرچم اُڑایا۔ علامہ فہامہ خاتمۃ المحققین مولٰنا امین الدین محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے کچھ تذکرہ اس واقعہ ہائلہ کا فرمایا ردالمحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیرِ بیانِ خوارج فرماتے ہیں:

www.alahazratnetwork.org

کما وقع فی زماننا فی اتباع ابن عبدالوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستبحوا بذلك قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف[2]

یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروانِ عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان اور جو اُن کے مذہب پر نہیں وُہ سب مشرک ہیں اس وجہ سے اُنھوں نے اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح ٹھہرالیا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کی شوکت توڑ دی اور اُن کے شہر ویران کئے اور لشکرِ مسلمین کو اُن پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔

والحمد للہ رب العلمین۔

---

[1] القرآن ۲۶ /۲۲۷

[2] ردالمحتار کتاب الجہاد مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۳ /۳۳۹

غرض یہ فتنۂ شنیعہ وہاں سے مطرود اور خدا و رسول کے پاک شہروں سے مدفوع و مردود ہوکر اپنے لئے جگہ ڈھونڈتا ہی تھا کہ نجد کے ٹیلوں سے اس دار الفتن ہندوستان کی نرم زمین اسے نظر پڑی، آتے ہی یہاں اپنے قدم جمائے، بانیِ فتنہ نے کہ اس مذہب نامہذب کا معلم ثانی ہوا وہی رنگ آہنگ کفر و شرک پکڑا کہ ان معدودے چند کے سوا تمام مسلمان مشرک، یہاں یہ طائفہ بحکم اَلَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا[1] (وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں جُدا جُدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے۔ ت) خود متفرق ہوگیا ایک فرقہ بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیتا رہا دوسرے نے ع

قدم عشق پیشتر بہتر
(عشق کا قدم آگے بڑھانا ہی بہتر ہے)

کہہ کر اسے بھی بالائے طاق رکھا، چلئے آپس میں چل گئی وہ انھیں گمراہ یہ اُنھیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفتِ اہلسنت و عداوتِ اہلِ حق میں پھر ملة واحدة رہے، ہرچند ان اتباع نے بھی تکفیر مسلمین میں اپنی چلتی گئی نہ کی لیکن پھر کلام الامام امام الکلام (امام کا کلام، کلام کا امام ہوتا ہے۔ ت) ان کے امام و بانی و ثانی کو شرک و کفر کی وہ تیز و تند چڑھی کہ مسلمانوں کے مشرک کافر بنانے کو حدیث صحیح مسلم:

www.alahazratnetwork.org

لا یذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزی (الٰی قولہ) یبعث اللہ ریحا طیبة فتوفی کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الٰی دین ابائھم[2]۔ مشکوٰۃ کے باب لا تقوم الساعة الا علٰی شرار الناس[3] سے نقل کرکے بے دھڑک زمانۂ موجود پر جمادی جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے "زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نِرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی"۔ اس حدیث کو نقل کرکے صاف لکھ دیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہوشمند نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ اگر یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر حدیث میں دی ہے تو واجب ہوا کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام و نشان باقی نہ ہو بھلے مانس اب تو اور تیرے

---

[1] القرآن ۶/۱۵۹
[2] صحیح مسلم کتاب الفتن واشتراط الساعة مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/۳۹۴
[3] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۸۰

ساتھی کدھر بچ کر جاتے ہیں، کیا تمہارا طائفہ دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بھی اُنھیں شرار الناس و بدترین خلق میں ہوتے جن کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان کا نام نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں مصروف ہیں، سچ آیا حدیث[1] مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد کہ حبك الشیئ یعمی و یصم[1] (شیئ کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دے گی۔ت) شرک کی محبت نے اس ذی ہوش کو ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا، غرض تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ پرائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار ہو جائے، اور اس بیباک چالاک کی نہایت عیاری یہ ہے کہ اُسی مشکوٰۃ کے اُسی باب لاتقوم الساعۃ الاعلی شرار الناس[2] میں اسی حدیث مسلم کے برابر متصل بلا فصل دوسری حدیث مفصل اسی صحیح مسلم کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے وہ موجود تھی جس سے اس حدیث کے معنے واضح ہوتے اور اس میں صراحۃً ارشاد ہوا تھا کہ یہ وقت کب آئے گا اور کیونکر آئے گا اور آغازِ بُت پرستی کا منشا کیا ہوگا، وہ حدیث مختصراً یہ ہے:

وعن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین فیبعث اللہ عیسی بن مریم فیھلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت میں دجّال نکل کر چالیس[عہ] تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالٰی عیسٰی بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا وہ اُسے ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو دل آپس میں عداوت نہ رکھتے ہوں گے اس کے بعد اللہ تعالٰی شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان

www.alahazratnetwork.org

عہ راوی نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ چالیس دن فرمایا یا مہینے یا برس انتہی، اور دوسری حدیث میں چالیس دن کی تصریح ہے پہلا دن سال بھر کا، دوسرا ایک مہینہ کا، تیسرا ایک ہفتہ کا، باقی دن عام دنوں کی طرح رواہ مسلم عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیث طویل ۱۲ منہ (م) (اسے امام مسلم نے حدیث طویل میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

---

[1] مسند احمد بن حنبل باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۵/ ۱۹۴
[2] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ الخ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۸۰

فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تأمرنا فیامرهم بعبادة الاوثان ثم ینفخ فی الصور[1] (ملخصا)۔ (رواہ مسلم)

ہوگا اس کی رُوح قبض کرلے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہوا وہاں جاکر بھی اُس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے فسق وشہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے سُبک اور ظلم وشدت میں درندوں کی طرح گراں و سخت جو اصلاً نہ کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمھیں شرم نہیں آتی یہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ اُنھیں بُت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد نفخِ صور ہوگا (ملخصاً)۔

عیار ہوشیار اس حدیث کو الگ بچا گیا کہ یہاں تو سارے مکر کی قلعی کُھلتی اور صاف ظاہر ہوتا کہ حدیث میں جس زمانے کی خبر دی ہے وہ بعد خروج وہلاکِ دجال وانتقال عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آئے گا اُس وقت کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ رُوئے زمین پر کوئی مسلمان نہ رہے گا جس طرح احمد[19] ومسلم وترمذی کی حدیث میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے آیا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

www.alahazratnetwork.org

لاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض الله الله[2]۔

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا رہے۔

اللہ اللہ یہ حدیث بھی مشکوٰۃ بحوالہ مسلم اسی باب کے شروع میں ہے مزوّر چالاک دلدادۂ اشراک برابر کی حدیثیں نقل کرتا تو مسلمانوں کو کافر ومشرک کیونکر بناتا اور اس جھوٹے دعوے کی گنجائش کہاں سے پاتا کہ اپنے زمانے کی نسبت کہہ دیا، سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔ مسلمان دیکھیں کہ جو عیار صریح واضح متداول حدیثوں میں ایسی معنوی تحریفیں کریں بے پر کی اڑانے میں اپنے باطنی معلم کے بھی کان کتریں جھوٹے مطلب دل سے بنائیں اور انھیں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مقصود ٹھہرائیں حالانکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متواتر حدیث میں ارشاد فرمائیں:

من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعده

جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفتن باب الدجال مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۴۰۳

[2] ″ ″ باب ذہاب الایمان آخر الزمان ″ ″ ″ ″ ″ ۱/ ۸۴

مسند احمد بن حنبل از مسند انس رضی اللہ عنہ ″ دار الفکر بیروت ۳/ ۱۰۷، ۲۰۱، ۲۶۸

من النار[1] دوزخ میں بنالے۔ (ت)

ایسوں کا مذہب معلوم اور عمل بالحدیث کا مشرب حلوم ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

جب اصول میں یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ فروع مسائل فقہیہ میں حدیثوں کی کیا کچھ گت نہ بناتے ہوں گے۔ پھر دعوی یہ ہے کہ ہم تو خیر البریہ یعنی قرآن اور قول خیر البریہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعنی حدیث پر چلتے ہیں، سبحن اللہ یہ منہ اور یہ دعوی۔ سچ فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے:

یأتی فی اٰخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة لا یجاوز ایمانهم حناجرهم۔[2] اخرجه البخاری ومسلم وغیرهما عن امیر المؤمنین علی کرم الله تعالٰی وجهه واللفظ للبخاری فی فضائل القراٰن من الجامع الصحیح۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اُترے گا۔ اسے بخاری ومسلم اور دیگر محدثین نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے روایت کیا اور مذکورہ الفاظِ حدیث جامع صحیح للبخاری کے باب فضائل القرآن سے لئے گئے ہیں۔

واقعی یہ لوگ اُن پرانے خوارج کے ٹھیک بقیہ ویادگار ہیں وہی مسئلے وہی دعوے وہی انداز وہی وتیرے، خارجیوں کا داب تھا اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انھیں نہایت پابند شرع جانتے پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی عجب دام درسبزہ تھا اور مسلک وہی کہ ہمیں مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔ یہی رنگ ان حضرات کے ہیں آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنین وچناں بزعم خبیث، پھر ان کے اکثر متکلبین ظاہری پابندی شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں اہلسنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں، ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا:

---

[1] جامع الترمذی باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۹۰

[2] صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب من رایا بقراءۃ القرآن الخ ؍؍ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۵۶،

www.alahazratnetwork.org

تحقرون صلاتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم۔[1]

تم حقیر جانو گے اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے اور اپنے روزے اُن کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال اُن کے اعمال کے مقابل۔

باایںھمہ ارشاد فرمایا:

ویقرءون القراٰن لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ۔[2] رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ان اعمال پر ان کا یہ حال ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اسے بخاری ومسلم دونوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

پھر شانِ خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا در کنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے انھیں ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے:

قیل ماسیماھم قال سیماھم التحلیق۔[3] رواہ البخاری ولیس بعدہ فی الجامع الصحیح الاحدیث واحد۔

عرض کی گئی، یارسول اللہ! اُن کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا سر منڈانا یعنی اُن کے اکثر[عہ] سر مُنڈے ہونگے۔ اسے بخاری نے روایت کیا، اس کے بعد جامع صحیح میں فقط ایک حدیث ہے یعنی یہ حدیث صحیح البخاری کی آخری حدیث سے پہلے والی حدیث ہے۔

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کا پتا بتایا مشمری الازار[4] (گھٹنی ازار والے) اوکما ورد عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (یا جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہوا ہے۔ ت) اللہ تعالٰی کی بے شمار درودیں حضور عالم ماکان ومایکون پر، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

عہ ظاہر ہے کہ علامت قوم وہ ہے جو تمام قوم یا اکثر میں ہو ۱۲ منہ (م)

---

[1][2] صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب من رایا بقراءۃ القرآن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۵۶

[3] صحیح البخاری " " " " " " " " " ۲/ ۷۵۶، ۵۸

[4] صحیح البخاری کتاب التوحید باب قراءۃ الفاجر والمنافق الخ " " " " " ۲/ ۱۱۲۸

ف: بلکہ ۶۲۴ پر دیگر چند علامات کا بھی ذکر ہے پوری عبارت یوں ہے، غائر العینین مشرف الوجنتین ناشز الجبھۃ کث اللحیۃ محلوق الراس مشمر الازار۔ اس حدیث میں گستاخ رسول کی علامتوں کا ذکر ہے۔ نذیر احمد

www.alahazratnetwork.org

بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے بلکہ غلو و بیباکی میں اُن سے بھی آگے ہیں یہ انھیں بھی نہ سُوجھی تھی کہ شرک و کفر تمام مسلمین کا دعویٰ اس حدیث سے ثابت کر دکھاتے جس سے ذی ہوش مذکور نے استدلال کیا

ع طرفہ شاگردے کہ میگوید سبق استاد را

(کتنا اچھا شاگرد ہے کہ استاد کو بھی سبق سکھاتا ہے)

مگر حضرت حق عزّوجل کا حسنِ انتقام لائقِ عبرت ہے چاہ کن را چاہ درپیش من حفر بیراً لاخیہ فقد وقع فیہ (جو شخص کسی کے لئے کُنواں کھودتا ہے خود اس میں گرتا ہے۔ ت) حدیث سے سند لائے تھے مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے کو اور بحمداللہ خود اپنے مشرک و کافر ہونے کا اقرار کرلیا کہ جب یہ وقت وہی ہے کہ رُوئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں تو یہ مستدل بھی اُنھیں کافروں میں کا ایک ہے قضی الرجل علی نفسہ (آدمی نے اپنے خلاف فیصلہ کیا۔ ت) اقرار مرد آزار مرد، المرء ھو اخذ باقرارہ (آدمی اپنے اقرار پر گرفتار ہوتا ہے۔ ت) مدہوش بیچارہ خود کردہ را علاجے نیست میں گرفتار ہوا، اور مسلمانوں کو تو خدا کی امان ہے اُن کے لئے اُن کے سچّے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچّی بشارت آئی ہے کہ یہ اُمتِ مرحومہ ہرگز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی۔

امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کی نسبت فرماتے ہیں:

اما انھم لایعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالھم[1]	خبردار ہو بیشک وُہ نہ سُورج کو پُوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بُت کو، ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کے لئے اعمال کرینگے۔

اسی لئے جب قیامت آنے کو ہوگی اور شرک محض کا وقت آئیگا ہوا بھیج کر مسلمانوں کو اٹھالیں گے والحمد للہ رب العٰلمین۔ پھر اہلِ عرب کے لئے خاص مژدہ ارشاد ہوا ہے کہ وُہ ہرگز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے۔ احمد[2] و مسلم و ترمذی حضرت[3] جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطٰن قد یئس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم[2]	بیشک شیطان اس سے نااُمید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اُسے پُوجیں، ہاں اُن میں جھگڑے اُٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

---

[1] المسند لامام احمد بن حنبل — حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ — مطبوعہ دارالفکر بیروت ۴/ ۱۲۴

[2] 〃 〃 〃 — از مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ — 〃 کتب خانہ رشیدیہ ۳/ ۳۵۴

صحیح مسلم — باب تحریش الشیطان الخ — مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۳۷۶

جامع الترمذی — باب ماجاء فی التباغض — 〃 امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۶

www.alahazratnetwork.org

ابویعلٰی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطان قد یئس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ولکنہ سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات[1] الحدیث۔ واصلہ عنہ عند احمد والطبرانی بسند حسن۔

یعنی شیطان یہ اُمید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بُت پُوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں (الحدیث) اسے امام احمد اور طبرانی نے انھیں سے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

بیہقی حضرت[27] معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تذکیراً اور حضرت[28] عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تقریراً راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا:

ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرتکم ھذہ ولکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک[2]۔

یعنی شیطان کو یہ اُمید نہیں کہ اب تمھارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی ہاں اُن اعمال میں اُس کی اطاعت کروگے جنھیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

امام احمد[29] حضرت عبادہ بن صامت و ابو درداء[30] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے معاً راوی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرۃ العرب[3]۔

بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔

یہ چھ صحابیوں کی حدیثیں ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ ہاں انھیں سن کر مسلمان کہے کہ دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہُوا کفر و شرک جب سے جزیرۂ عرب سے نکلے وہ دن اور آج کا دن پھر ادھر کا منہ کرنا نصیب نہ ہُوا والحمد للہ رب العٰلمین۔ پھر خطۂ مبارکہ حجاز یعنی حرمین طیبین اور اُن کے مضافات کے لیے اس سے اجل و اعظم بشارت آئی جامع[31] ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ

---

[1] مسند ابویعلی از مسند عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث ۵۱۰۰ مطبوعہ دارالقبلۃ جدہ و موسسۃ علوم القرآن بیروت ۵/ ۶۹
[2] شعب الایمان الایمان وہو باب فی اخلاص العمل الخ حدیث ۶۸۵۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۳۴۰
[3] مسند احمد بن حنبل حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ " دارالفکر بیروت ۴/ ۱۲۶

سے مروی حضور پُرنور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیۃ الی جحرھا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروية من الجبل[1]

بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بل کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

پھر مدینہ امینہ کا کہنا ہی کیا ہے کہ وہ تو خاصوں کا خاص اور دینِ متین کا اول و آخر ملجا و مناص ہے صلی اللہ تعالٰی علی من جعلھا ھکذا وبارك وسلم (اللہ تعالٰی اس ذاتِ اقدس پر رحمتیں، برکتیں اور سلام نازل فرمائے جس نے شہرِ مدینہ کو یہ شرف بخشا۔ ت) اُس کی نسبت بالتخصیص ارشاد ہوا:

انّ الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا[2] رواہ الائمۃ احمد و البخاری ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وغیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

بیشک ایمان مدینے کی طرف یُوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بل کی طرف۔ اسے ائمہ کرام احمد، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس معاملہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

انصاف کیجئے تو صرف یہی حدیثیں اور اُن کی مثال ان سفہا کے ابطالِ مذہب میں کافی ووافی و برہانِ شافی کہ اگر ان کا مذہب حق ہے تو اہلِ مدینہ واہلِ مکہ واہلِ حجاز واہلِ عرب واہلِ تمام بلاد ودارالاسلام سب کے سب معاذ اللہ مشرکین بے دین ہیں اور مسلمان صرف یہی ہند کے چند بے لجام کثیر الحیف یا نجد کے بعض بے مہار بقیۃ السیف انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح وہ متواتر حدیثیں ان کی مبطل مذہب جن میں ارشاد ہُوا کہ اس اُمتِ مرحومہ کا بڑا حصہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہ ہوگا، میں اُن کی وفورِ کثرت وکمالِ شہرت کے سبب یہاں اُن کی نقل سے دست کشی کرتا ہوں ان شاء اللہ تعالٰی تحریر جُدا گانہ میں اُن کی شوکتِ قاہرہ کو جلوہ دیا جائے گا، ہر مسلمان اور یہ حضرات خود بھی جانتے ہیں کہ تمام بلادِ اسلامیہ میں اُمتِ مرحومہ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کروڑوں اربوں آدمی بارك اللہ تعالٰی

---

[1] جامع الترمذی باب ماجاء ان الاسلام بدأ غریبا الخ مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۸۷

[2] صحیح البخاری باب الایمان یأرز الی المدینہ " قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۲

فیھم وعلیھم (اللہ تعالٰی ان میں اور ان پر برکت نازل کرے ۔ ت) اس نئے مذہب سے منزہ و بری ہیں اس کے نام لیوا فقط یہی ذلیل وقلیل مشتے چند ہندی ونجدی ہیں طرفہ یہ کہ اُن کے بعض مکلبین اپنی اس شذوذ وقلت ومخالفت جماعت پرناز کرتے اور احادیث جماعت وسواد اعظم کے مقابل آیۂ ولو اعجبک کثرۃ الخبیث[1] (اگرچہ تجھے خبیث کی کثرت تعجب میں ڈال دے ۔ ت) پڑھتے ہیں ۔ یہ کید ان صاحبوں نے کہ تمام مذاہب باطلہ کے عطر مجموعہ ہیں حضرات روافض سے اڑایا وہ اپنی ذلت وقلت کو اپنی حقانیت کی حجت ٹھہراتے اور آیاتِ قرآنیہ میں یونہی تحریفیں کرکے خواہی نخواہی مدعا پر جماتے ہیں، شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں :

کید یازدہم آنکہ گویند مذہب اثنا عشریہ حق ست زیرا کہ اثنا عشریہ قلیل وذلیل اند واہل سنت کثیر وعزیز وخدائے تعالٰی در حق اہل حق می فرماید وَقَلِیْلٌ مَّاھُمْ ودریں تقریر تحریف کلام اللہ است زیرا کہ حق تعالٰی در حق اصحاب الیمین فرمودہ است ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ واگر قلت وذلت موجب حقیقت شود باید کہ نواصب وخوارج احق واولٰی بحق باشند کہ بسیار قلیل وذلیل اند بلکہ حق تعالٰی جابجا ظہور وغلبہ وتسلط در شان اہل حق می فرماید و در احادیث جابجا باتباع سوادِ اعظم از امت و موافقت با جماعت تاکید فرمودہ اند[2] اھ ملتقطا

گیارھواں فریب ان کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں مذہب اثنا عشریہ حق ہے کیونکہ اثنا عشریہ تھوڑے اور کمزور اور اہلسنت کثیر وغالب، اللہ تعالٰی نے اہل حق کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے وہ بہت تھوڑے ہیں ۔ اس گفتگو میں اللہ تعالٰی کے کلام میں تحریف ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے اصحاب یمین کے بارے میں فرمایا : اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ۔ اگر قلت وذلت حق ہونے کا سبب ہوتی تو پھر نواصب وخوارج حق پر ہونے کے زیادہ لائق ہیں کہ وہ بہت ہی تھوڑے اور نہایت ہی کمزور ہیں، بلکہ خود اللہ تعالٰی نے جابجا اہلِ حق کے غلبہ، تسلط اور ظہور کا ذکر کیا ہے اور احادیث میں جابجا اُمت کے سوادِ اعظم کی اتباع اور موافقت با جماعت کی تاکید کی گئی ہے اھ تلخیصاً ۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

لطف یہ ہے کہ اس کے بعد جو شاہ صاحب نے روافض کے حالات اور اُن کی بدمذہبی کے ثمرات لکھے :

ہیچ ملک ناحیہ را از کفار بدست نیاوردہ ودار الاسلام نساختہ بلکہ اگر گاہے ایشاں را ریاست ناحیہ بدست

انھوں نے کسی ملک کو کفار سے چھڑا کر دار الاسلام نہیں بنایا اگر کبھی ان کے قبضہ میں کوئی ریاست آئی بھی تو

---

[1] القرآن ۵/۱۰۰

[2] تحفہ اثنا عشریہ فصل دوم در مکائد جزئیہ روافض الخ کید یازدہم مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۷

آمدہ باکفار مداہنت نمودہ و دارالاسلام را دارالکفر ساختہ اند ہرگاہ در ملکے تشیع رائج شد فتنہ و فساد و نفاق فیما بین فوج فوج بارید، حالت ہندوستان باید دید و حالت ملک عرب و شام و روم را باد سنجید۱؎ اھ ملخصاً۔

انھوں نے مداہنت بالکفار سے کام لیتے ہوئے دارالاسلام کو دارالکفر بنادیا، جہاں کسی ملک میں اہلِ تشیع کا غلبہ ہوا فتنہ و فساد اور نفاق کے باعث لوگ آپس میں گروہوں میں بٹ گئے، ہندوستان کی حالت دیکھ لو اور ملک عرب، شام اور روم کو اس پر قیاس کرلو اھ ملخصاً (ت)

یہ سب باتیں بھی حرف بحرف اس طائفہ جدیدہ پر منطبق اوّل تو انھیں نکلے ایسے کے دن ہوئے تاہم جب سے سر ابھارا سارا غصہ مسلمانوں ہی پر اتارا ہمیشہ مسلمانوں کو مشرک کہا مسلمانوں ہی کے قتل و غارت کا حوصلہ رہا، آخر کچھ دنوں شوکت بھی پائی، فوج و جمعیت بھی ہاتھ آئی، پھر کون سا ملک کافروں سے لیا، کون سا حملہ مشرکوں پر کیا، ہاں خدا و مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شہروں کو دارالحرب بتایا، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ماننے والوں کا خون بہایا، آدمی کو جب قوت ملتی ہے دل کی دبی بھڑک کر جلتی ہے جن سے غیظ تھا انھیں پر ٹوٹے، خدا و مصطفٰی کے شہر لوٹے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ وسیعلم الظٰلمون ای المثوی (عنقریب ظالم جان لے گا کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے۔ ت) جب وہاں ان کا ستارہ لشکر سلطانی نے گرفتار بیت الوبال کیا ان آزاد بلاد نے جہاں نہ کوئی پرسان سنت نہ خبر گیران ملت انھیں جلك علی غاربك (تیری رسّی تیرے کاندھے پر ہے۔ ت) کہہ کر لیا قدموں کی برکت کہاں جائے جب تجد اجاڑ کر ہند میں آئے یہاں اُن کے دم سے جو فتنہ و فساد پھیلے باہم مسلمانوں میں نفاق و شقاق کے چشمے اُبلے، ظاہر و عیاں ہیں، کس پر نہاں ہیں، خصوصاً اُن شہروں کی تو پوری شامت جن میں اُن کے عمائد کی کثرت کچھ دین قدیم پر جھگڑ رہے ہیں کچھ بگڑ گئے کچھ بگڑ رہے ہیں، باپ سُنّی ذرّیت وہابی، شوہر سُنّی عورت وہابی، گھر گھر فتنے آئے دن فساد، عیش منغص چین برباد، ابتداءً بانیٔ ثانی نے بھی وہی رنگ جمائے، بلادِ اسلام دارالکفر ٹھہرائے، جس سال نجد میں ان کے اکابر کا قلع قمع ہوا اور پرسُن چکے کہ ۱۲۳۳ھ تھا اُسی سال سے اُنھوں نے یہاں کے شہروں پر یہ فتوٰی دیا، امام الطائفہ نے ترغیب جہاد کے ضمن میں لکھا:

ہندوستان را دریں جزو زمان کہ ۱۲۳۳ھ یک ہزار و صد و سی و سوم ست اکثرش دریں ایام دارالحرب گردیدہ۲؎۔

ہندوستان کو اس وقت یعنی ۱۲۳۳ھ میں کہ اس کا اکثر حصہ دارالحرب قرار دیا جا چکا ہے۔ (ت)

۱؎ تحفہ اثنا عشریہ فصل دوم در مکائد جزئیہ روافض الخ کید یازدہم مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۷

۲؎ صراطِ مستقیم فصل چہارم افادہ ۵ مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۹۵

www.alahazratnetwork.org

مگر زمانے نے زیادہ مہلت نہ دی، دل کی حسرت دل ہی میں رہی، اتباع میں اتنا کوئی نہ ہوا کہ ٹوٹے جگ کو جوڑے، ناچار زبانِ قلم وقلمِ زبان سے چلے دل کے پھپھولے پھوڑے، تکفیرِ مسلمین اصل مذہب ہے، کفر وشرک تو پہلا لقب ہے، ان کے بعض دلاوروں نے تصریحیں کی ہیں کہ اہلسنت کفار حربی ہیں اُن کے خون و مال حلال بلکہ اس سے زائد شیطانی اقوال، موقع پائیں تو کیا کچھ نہ کر دکھائیں،

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ[1]۔

بُغض وبیر اُن کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ (غیظ و عناد) جو سینوں میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے (ت)

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ھو المستعان علٰی کل ذی شر۔

اس اللہ کے سوا کوئی طاقت وقوت نہیں جو ہر شر کے خلاف مددگار ہے۔ (ت)

غرض کہیں خوارج کی ہمسنگی کہیں روافض سے ہمرنگی ؎

مذہب معلوم و اہلِ مذہب معلوم

اور شاہ صاحب کے اخیر فقرے تو موتیوں میں تولنے کے قابل کہ،

حالت ایران ودکن وہندوستان باید دید و حالت ملک عرب وشام وروم وتوران وترکستان را باقے باید سنجید[2]۔

ایران ودکن اور ہندوستان کی حالت دیکھ لیجئے اور ملک عرب وشام اور روم وتوران وترکستان کو ان پر قیاس کرلینا چاہئے۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

واقعی دیکھیے یہاں ان کی آزادی وبے قیدی سے مذہب حق پر کتنا ضرر ہے اور وہاں جو عام بلاد میں ان کا نشان نہیں اور نجد میں جو بقیۃ السیف رہے اُن میں سر اٹھانے کی جان نہیں دین متین کس قوت پر ہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ ان صاحبوں سے پُوچھئے آپ بھی شاہ صاحب کی طرح یہ عرب وروم وشام کا ہندوستان سے موازنہ مانیں گے یا اُن برکت والے ملکوں کو اس سے بھی بدتر حال میں جانیں گے کہ یہاں آپ کے مذہب کو اشتہار بھی ہے، اعلان مشرب کا اختیار بھی ہے، اور وہاں تو یہ اعتزاز مذہب جدید کا نام لیا اور آفت رسید والحمد للہ العلی المجید، غرض کہاں تک کہئے کلام طویل اور فرصت قلیل عرب وعجم کے علمائے اہلسنت شکر اللہ تعالٰی مساعیہم الجمیلہ نے بکرات ومرات اس طائفہ تالفہ کے رد بلیغ فرمائے، اور فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے بھی متعدد فتاوٰی میں ہر بار کلام تازہ وفوائد جدیدہ بیان میں آئے، یہاں سائل کا جس قدر سے سوال ہے

---

[1] القرآن ۳/ ۱۱۸

[2] تحفہ اثنا عشریہ فصل دوم در مکائد جزئیہ روافض الخ کید ۱۱ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۷

اُس کی طرف توجہ کاخیال ہے فاقول مستعینا بالقریب المجیب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

الشروع فی الجواب بتوفیق الملک الوہاب

بلاشبہہ غیر مقلد کے پیچھے نماز مکروہ وممنوع ولازم الاحتراز، اُنھیں باختیار خود امام کرنا تو ہرگز کسی سُنّی محبِ سنّت وکارہ بدعت کا کام نہیں، اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ ہو سُنّی کو چاہیے دوسری جگہ امام صحیح العقیدہ کی اقتدا کرے حتی کہ جمعہ میں بھی جبکہ اور جگہ مل سکے۔ امام محقق ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

یکرہ فی الجمعۃ اذا تعددت اقامتھا فی المصر علی قول محمد وھو المفتی بہ لانہ بسبیل من التحول[1]۔

امام محمد کے مفتی بہ قول کے مطابق جمعہ میں فاسق و بدعتی کی اقتدا مکروہ ہے جبکہ شہر میں جمعہ متعدد مقامات پر قائم ہوتا ہو کیونکہ اس صورت میں دوسرے مقام پر منتقل ہونا ممکن ہے (ت)

www.alahazratnetwork.org

اور اگر مجبوری اُن کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز پھیرلے اگرچہ وقت جاتا رہا ہو اگرچہ مدت گزرچکی ہو کما حققہ المولی الفاضل سیدی امین الدین محمد بن عابدین الشامی رحمہ اللہ تعالٰی فی ردالمحتار (جیسا کہ ہمارے عظیم فاضل سیدی امین الدین محمد بن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالٰی نے ردالمحتار میں اس کی تحقیق کی ہے۔ ت) فقیر غفراللہ تعالٰی لہ اس حکم کو پانچ دلیلوں سے روشن کرتا ہے، وباللہ التوفیق۔

دلیل اوّل

یہ تو خود واضح اور ہماری تقریر سابق سے لائح کہ طائفہ مذکورہ بدعتی بلکہ بدترین اہل بدعت سے ہے، اور فاضل علامہ سیدی احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ تعالٰی حاشیہ دُرمختار میں ناقل:

من شذّ عن جمھور اھل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذّ فیما ید خلہ

یعنی جو شخص جمہور اہل علم وفقہ وسوادِ اعظم سے جُدا ہوجائے وہ ایسی چیز کے ساتھ تنہا ہوا جو اُسے

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

فی النار فعلیکم معاشر المومنین باتباع الفرقة 4
الناجیة المسماة باھل السنة والجماعة 4
فان نصرة اللہ تعالیٰ وحفظه وتوفیقه فی موافقتھم وخذلانه وسخطه فی مخالفتھم وھذہ الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم فی مذاھب اربعة وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمھم اللہ تعالٰی ومن کان خارجا عن ھذہ الاربعة فی ھذا الزمان فھو من اھل البدعة والنار۔[1]

دوزخ میں لے جائے گی تو اے گروہ مسلمین! تم پر فرقۂ ناجیہ اہلسنّت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اُس کا حافظ وکارساز رہنا موافقتِ اہلسنّت میں ہے اور اُس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا اور دشمن بنانا سُنّیوں کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ اب چار مذہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی حنبلی، اللہ تعالٰی ان سب پر رحمت فرمائے اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی جہنمی ہے۔

علامہ شامی کا ارشاد گزرا کہ اُنھوں نے ان کے اسلافِ نجد کو خارجیوں میں شمار فرمایا۔ یہ اخلاف کہ اصول میں اُن کے مقلد اور فروع میں اعلانِ بے لگامی سے اُن پر بھی زائد کہ وہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتے تھے یہ اس نام کو بھی سیمائے شرک اور اپنے حق میں دشنام سخت جانتے ہیں کیونکر خوارج میں داخل اور اپنے اگلوں سے بڑھ کر گمراہ ومبطل نہ ہوں گے۔ ان صاحبوں سے پہلے بھی ایک فرقہ قیاس واجتہاد کا منکر تھا جنھیں ظاہریہ کہتے تھے جن کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے لکھا:

داؤد ظاہری ومتابعانش را از اہلسنت شمردن درچہ مرتبہ از جہل وسفاہت ست الخ۔

داؤد ظاہری اور اس کے متبعین کو اہل سنّت سے شمار کرنا بڑی جہالت وبیوقوفی ہے الخ (ت)

مگر وہ بیچارے باایں ہمہ تقلید کو شرک اور مقلدانِ ائمہ کو مشرک نہ جانتے تھے جب بتصریح شاہ صاحب اُنھیں سُنّی جاننا سخت جہالت وحماقت ہے تو استغفر اللہ یہ کہ ضلالت میں اُن سے ہزار قدم آگے کیونکر ممکن کہ بدعتی گمراہ نہ ٹھہریں، بالجملہ ان کا مبتدع ہونا اظہر من الشمس وابین من الامس ہے اور اہلِ بدعت کی نسبت تمام کتبِ فقہ ومتون وشروح وفتاوٰی میں صریح تصریحیں موجود کہ اُن کے پیچھے نماز مکروہ، اور تحقیق یہ ہے کہ یہ کراہت

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الذبائح مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۴/۱۵۳

تحریمی ہے یعنی حرام کی مقارب، گناہ کی جالب، اعادۂ نماز کی موجب،

کما اثبتنا علیه عرش التحقیق بحول ربنا ولی التوفیق فی تحریرلنا مستقل انیق و اجبنا فیه عما یترای من خلاف هذا القول التحقیق بقبول اهل التدقیق ولنذکر طرفا من الکلام افادة لمزید التوثیق۔

جیسا کہ اس پر ہم نے اپنی مستقل تصنیف لطیف میں اپنے رب کے فضل وکرم سے خوب تحقیق کی ہے اور اس محقق قول کے خلاف شبہات کا جواب بڑی دقیق نظر سے دیا ہے، مزید توثیق کے لئے کچھ گفتگو یہاں کردیتے ہیں۔ (ت)

علما فرماتے ہیں نماز اعظم شعائر دین ہے اور مبتدع کی توہین شرعاً واجب، اور امامت میں اُس کی توقیر و تعظیم مقصود شرع سے بالکل مجانب۔ طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً اور بیہقی شعب الایمان[1] میں ابراہیم بن میسرہ مکی سے مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام[1]۔

جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے دینِ اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

اقول وباللہ التوفیق **اولاً** ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

www.alahazratnetwork.org

انما جعل الامام لیؤتم به[2]۔ رواه الائمة احمد والبخاری ومسلم وغیرهم عن ام المؤمنین الصدیقة وعن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنهما۔

امام تو اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس کو ائمہ کرام احمد، بخاری، مسلم وغیرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش[3]۔ رواه الامام ابوبکر بن ابی الدنیا

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالٰی غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی

---

[1] شعب الایمان باب ۲۶ فصل فی مجانبة الفسقة والمبتدعة ″ دار الکتب العلمیة بیروت ۷/ ۶۱

[2] صحیح البخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم به مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۹۵، ۹۶

[3] الکامل لابن عدی ترجمہ سابن عبداللہ الرقی مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/ ۱۳۰۷ اور ۵/ ۱۹۱۷
شعب الایمان مطبوعہ بیروت ۴/ ۲۳۰، تاریخ ابن عساکر مطبوعہ بیروت ۶/ ۴۰
تاریخ بغداد مطبوعہ بیروت ۷/ ۲۹۸ اور ۸/ ۴۲۸

في ذم الغيبة عن انس خادم رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم وابن عدي[۳] في الكامل عن ابي هريرة رضي الله تعالٰى عنهما۔ 43

بل جاتا ہے۔ اسے امام ابوبکر بن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبت میں حضرت انس خادمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور امام عبدالعظیم منذری زکی الدین علیہ الرحمۃ الٰی یوم الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق یا بدعتی کو سردار وغیرہ کلماتِ تعظیم سے یاد نہ کیا جائے،

حيث قال الترهيب من قوله لفاسق او مبتدع يا سيدي او نحوها من الكلمات الدالة على التعظيم[۱]

ان کے الفاظ یہ ہیں کہ فاسق یا بدعتی کو یا سید وغیرہ تعظیم کے الفاظ کے ساتھ پکارنا منع ہے۔

پھر اس میں حدیث بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نقل کی کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

www.alahazratnetwork.org

لاتقولوا للمنافق يا سيد فانه ان يكن سيدا فقد اسخطتم ربكم عزوجل[۲] رواه ابوداؤد والنسائي باسناد صحيح[۳]

منافق کو "اے سردار" کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہُوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور حاکم کے لفظ یہ ہیں،

اذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد اغضب ربه عزوجل[۴] قلت وهكذا اخرجه البيهقي في شعب الايمان۔

جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا میں کہتا ہوں اور یونہی اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

سبحٰن اللہ! جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف اور انھیں صرف محل خطاب میں بلفظ سردار

---

[۱] الترغیب والترہیب الترہیب من قولہ لفاسق الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۳/۵۷۹
[۲] " " " " " " " "
[۳] " " " " " " " "
[۴] " " " " " " " "

ندا کرنا موجبِ غضبِ الٰہی ہوتا ہے تو اُسے بحالتِ اختیار حقیقۃً امام و سردار بنانا اور آپ اُس کے تابع و 13
پیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجبِ غضب نہ ہوگا اور بے شک جو بات باعثِ غضبِ رحمٰن عزوجل ہو اُس کا 13
ادنٰی درجہ کراہت تحریم ہے۔

ثانیاً ابونعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اھل البدعة شر الخلق والخلیقة[1] — بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں۔

بیہقی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایقبل اللہ لصاحب بدعة صلوة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین[2] — اللہ تعالٰی کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل، بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

امام دارقطنی و ابوحاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

www.alahazratnetwork.org

اصحاب البدع کلاب اھل النار[3] — اہلِ بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں۔

اور ان کے سوا بہت حدیثیں بدمذہبوں کی مذمت شدیدہ میں وارد ہوئیں اور پُر ظاہر کہ نماز مقام مناجات و راز اور تمام اعمال صالحہ میں معزز و ممتاز ہے کیا نظافت ایمانی گوارا کرسکتی ہے کہ ایسی جگہ ایسے اشرار کو بلاعذر اپنا پیشوا و سردار کیا جائے جن کے حق میں سگانِ جہنم وارد ہوا عقلِ سلیم تو یہی کہتی ہے کہ اگر اہلِ بدعت واہوا زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ظاہر ہوتے اُن کے پیچھے

---

[1] حلیۃ الاولیاء — مروی از ابوسعید موصلی — مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت — ۸/ ۲۸۹
[2] کنز العمال — فصل فی البدع — ؍؍ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت — ۱/ ۲۲۰
الترغیب والترہیب — الترہیب من ترک السنۃ الخ — مطبوعہ مصطفی البابی مصر — ۱/ ۸۶
سنن ابن ماجہ — باب البدع والجدل — مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور — ص ۶
[3] کنز العمال — فصل فی البدع — ؍؍ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت — ۱/ ۲۱۸
الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۰۷۹ — ؍؍ دار المعرفۃ بیروت — ۱/ ۵۲۸

نماز سے ممانعت آتی نہ یہ کہ صرف خلافِ اولیٰ ہے پڑھ لوتو کچھ مضائقہ نہیں۔

ثالثاً بدعتی مبغوضِ خدا ہے اور مبغوضِ خدا سے نفرت و دُوری واجب، ولہٰذا قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[1]

اور اگر شیطان تجھے بُھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اور اسی لئے احادیث میں فرق باطلہ سے قُرب و اختلاط کا منع آیا احمد و ابوداؤد و حاکم[2] حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم[2]۔

قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ اُن سے سلام کلام کی ابتدا کرو۔

عقیلی و ابن حبان[3] انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا واصھارا وسیاتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلا تجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم[3]۔

بیشک اللہ تعالٰی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار چُن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ اُنھیں بُرا کہے گی اور اُن کی شان گھٹائے گی تم اُن کے پاس نہ بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا۔

www.alahazratnetwork.org

جن کے پاس بیٹھنا خدا و رسول کو ناپسند ہو جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُنھیں امام بنانا شرع کیونکر گوارا فرمائے گی

والمکروہ تنزیھا سائغ مشروع یجامع الاباحۃ کمانص علیہ العلماء الکرام وذکرنا تحقیقہ فی رسالتنا "جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیۃ"۔

مکروہ تنزیہی مشروع اور اباحت کو جامع ہے جیسا کہ علماء کرام نے اس پر تصریح کی ہے۔ اس کی تحقیق ہم نے اپنے رسالے "جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیہا لیس بمعصیۃ" میں کی ہے (ت)

بلکہ اسی حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں سے ہے،

---

[1] القرآن ٦/٦٨

[2] سنن ابوداؤد باب ذراری المشرکین مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ٢/٢٩٣

مسند احمد بن حنبل از مسند عمر فاروق رضی اللہ عنہ " دار الفکر بیروت ١/٣٠

المستدرک علی الصحیحین آخر کتاب الایمان " " ١/٨٥

[3] کتاب الضعفاء الکبیر (١٥٣) احمد بن عمران الاخنسی " دار الکتب العلمیۃ بیروت ١/١٢٦

فلا تواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم[1]۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔

(۳) ابنِ ماجہ[2] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایؤم فاجر مؤمنا الا ان یقھرہ بسلطان یخاف سیفہ اوسوطہ[2]۔

ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اُس کو بزور سلطنت مجبور کرے کہ اُس کی تلوار یا کوڑے کا ڈر ہو۔

بلکہ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت[3] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی و لقوھم بوجوہ مکفھرۃ و لتمسوا رضا اللہ بسخطھم وتقربوا الی اللہ بالتباعد منھم[3]۔

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور اُن سے تُرش رُو ہو کر ملو اور اللہ کی رضا مندی اُن کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی اُن کی دُوری سے چاہو۔

www.alahazratnetwork.org

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پُوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار درجہ بدتر ہیں اُن کی نافرمانی فروع میں ہے ان کی اصول میں وہ گناہ کرتے اور اُسے بُرا جانتے ہیں یہ اُس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اُسے عین حق و ہُدٰی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر، یہ گاہ و بے گاہ مصر و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحا کو عزیز و مقرب دربار سمجھتے ہیں یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اُتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلٰی و بالا اور اہلِ حق و ہدایت کو ذلیل و پُرخطا ٹھہراتے ہیں و لہٰذا حدیث میں ان کی نسبت بدترین

---

[1] کنز العمال الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ الخ حدیث ۳۲۵۲۹ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۵۴۰
ف: صاحب کنز العمال نے "ابن النجار عن انس" کا حوالہ دیا ہے۔

[2] سُنن ابن ماجہ باب فرض الجمعۃ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۷۷

[3] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۳۲۰ باب التاء مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۵۶
کنز العمال حدیث ۵۵۱۸ و ۵۵۸۵ بحوالہ ابن شاہین " مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۶۷-۸۱

علق وارد ہوا کما رویناہ (جیسا کہ اس سے متعلق روایت ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ت) اور غنیہ شرح منیہ میں ہے:

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔[1]

بدعتی، اعتقاد کے لحاظ سے فاسق ہوتا ہے جو عمل کے اعتبار سے فسق سے کہیں بدتر ہے کیونکہ فاسق اپنے فاسق ہونے کا معترف ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی سے ڈرتا اور معافی مانگتا ہے بخلاف بدعتی کے (ت)

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہٖ ایسی ہی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی ہے اور اُس کے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں حاجت نہیں، کس کا دل گوارا کرے گا کہ جہنم کے کتّوں سے ایک کتا مناجاتِ الٰہی میں اُس کا مقتدا ہو، علامہ یوسف چلپی ذخیرۃ العقبٰی فی شرح صدر الشریعۃ العظمٰی میں فرماتے ہیں:

بدعۃ المبتدع یفضی الی عدم الاقتداء به سیما فی اھم امور الدین۔[2]

بدعتی کی بدعت اسکی عدمِ اقتدا کا تقاضا کرتی ہے خصوصًا اہم امورِ دین میں (یعنی نماز میں)۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

المبتدع تکرہ امامته بکل حال۔[3]

بدعتی کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے (ت)

www.alahazratnetwork.org

علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق و مبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں تو اُن کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے۔ شرح صغیر منیہ میں فرمایا:

یکرہ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم و عند مالک لایجوز تقدیمه وھو روایۃ عن احمد وکذا المبتدع۔[4]

فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے نزدیک اس کی تقدیم (امامت) جائز ہی نہیں اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے اور یہی حال بدعتی کا ہے۔ (ت)

علامہ طحطاوی حاشیہ دُرمختار میں فاسق و بدمذہب کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں: الکراھۃ

---

[1] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۴

[2] ذخیرۃ العقبٰی فصل فی الجماعۃ " مطبع اسلامیہ لاہور ۱/ ۲۹۸

[3] ردالمحتار باب الامامۃ " مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۴

[4] صغیری شرح منیۃ المصلی مباحث الامامۃ " مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶۲

فیہ تحریمیۃ علی ما سبق[1] (اس میں کراہتِ تحریمی ہے جیسا کہ پہلے گزرا۔ ت) بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکانِ اربعہ میں دربارۂ تفضیلیہ فرمایا:

اما الشیعۃ الذین یفضلون علیا علی الشیخین ولا یطعنون فیھما اصلا کالزیدیۃ فیجوز خلفھم الصلٰوۃ لکن تکرہ کراھۃ شدیدۃ۔[2]

ایسے شیعہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہوں اور ان دونوں پر طعن بھی نہ کرتے ہوں مثلاً فرقہ زیدیہ، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن شدید کراہت ہے (ت)

جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو حضرات شیخین پر افضل کہنے سے مخالف اہلسنت ہوئے باقی اُن کی سرکار میں معاذ اللہ گستاخی نہیں کرتے اُن کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی یہ تو اشد مبتدعین جن کی اہلسنت سے مخالفتیں غیر محصور اور محبوبانِ خدا پر طعن و تشنیع اُن کا دائمی دستور ان کے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیے ہمارے امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا اور اس کی وجہ یہی فرمائی کہ یہ بدعتی ہیں۔

فی شرح الفقہ الاکبر عن مفتاح السعادۃ عن تلخیص الزاھدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما انہ قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القراٰن لاتصلوا خلفھما قال ابو یوسف فقلت اما الاول فنعم فانہ لایقول بقدم القراٰن واما الاخر فما بالہ لایصلی خلفہ فقال انھما یتنازعان فی الدین والمنازعۃ فی الدین بدعۃ" قال القاری ولعل وجہ ذم الاٰخر حیث اطلق فانہ محدث انزالہ[3] اھ اقول لعل الامام اطلع منہ

شرح فقہ اکبر میں مفتاح السعادۃ سے تلخیص زاہدی کے حوالے سے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان دو اشخاص (جو خلق قرآن کے بارے میں تنازع کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا ان کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرو۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ایک کے بارے میں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ وہ قرآن کو قدیم نہیں مانتا، لیکن دوسرے میں کیا وجہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی تو امام صاحب نے فرمایا وہ دونوں دین میں تنازعہ کر رہے ہیں حالانکہ دین میں تنازعہ بدعت ہے۔ علی قاری نے فرمایا دوسرے کی مذمت میں شاید یہ

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۲۴۴

[2] رسائل الارکان فصل فی الجماعۃ " مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ص ۹۹

[3] شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ص ۵

www.alahazratnetwork.org

علی انه یرید المراء لیخجل صاحبه لا اظهار الحق واللہ تعالٰی اعلم۔ حکمت ہو کہ اُس نے مطلقاً اسے قدیم کہا حالانکہ اس کا انزال حادث ہے اھ **اقول** (میں کہتا ہوں) شاید امام صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کے اس ارادے سے آگاہ ہوں کہ اس کا مقصد حق کا اظہار نہیں بلکہ ریاکاری کے طور پر دوسرے ساتھی کو شرمندہ کرنا ہو واللہ تعالٰی اعلم (ت)

بلکہ محرر المذہب امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی نے حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بدمذہب کے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں۔ محقق علامہ کمال الدین بن الہمام فتح میں فرماتے ہیں:

روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف ان الصلٰوۃ خلف اھل الاھواء لاتجوز[1]۔ امام محمد نے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف دونوں سے روایت کیا کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں (ت)۔

اسی میں روایت امام ابو یوسف لایجوز الاقتداء بالمتکلم وان تکلم بحق[2] (کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ وہ حق کے ساتھ متکلم ہو۔ ت) کی شرح میں امام ابوجعفر ہندوانی سے نقل کیا:

یجوز انیکون مراد ابی یوسف رحمہ اللہ تعالٰی من یناظر فی دقائق علم الکلام انتہی[3] **اقول** المناظرۃ فی دقائقہ لایرید علی بدعۃ اوفسق وعلی کل یفید عدم الجواز خلف المبتدع کمالیس بخاف۔ اس سے امام ابو یوسف کی مراد وہ شخص ہے جو علم کلام کے دقائق میں مناظرہ کرے انتہی **اقول** (میں کہتا ہوں) علم کلام کے دقائق مناظرہ زیادہ سے زیادہ بدعت یا فسق کا سبب ہے اور ہر صورت میں یہ واضح کر رہا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں، جیسا کہ مخفی نہیں (ت)

غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہے: لاتجوز خلف المبتدع[4] (بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ت) **اقول** وباللہ التوفیق جواز کبھی بمعنی صحت مستعمل ہوتا ہے تقول البیع عند اذان الجمعۃ یجوز ویکرہ ای یصح ویمنع (جیسے تو کہے جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت جائز اور مکروہ ہے یعنی صحیح مگر منع ہے۔ ت) اور گاہے بمعنی حلت لا تجوز الصلٰوۃ

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

[2] " " " " " " "

[3] " " " " " " "

[4] شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری فصل علم التوحید علٰی سائر العلوم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص ۵

فی الارض المغصوبۃ ای لاتحل وان صحت (جیسے کہ ارضِ مغصوبہ میں نماز جائز نہیں یعنی حلال نہیں اگرچہ نماز صحیح ہے۔ت) اگر یہاں معنی اخیر مراد لیں لاسیما جبکہ افعال میں اکثر وہی ہے کما ان الاکثر فی العقود الاول کما صرح بہ فی ردالمحتار وغیرہ (جیسا کہ عقود میں اول معنی اکثر ہے ردالمحتار وغیرہ میں اس پر تصریح ہے۔ت) تو یہ روایات بھی قول سابق کے منافی نہ ہوں گی کہ مکروہ تحریمی بھی بایں معنی ناجائز ہے،

ومعلوم ان ابداء الوفاق اولٰی من ابقاء الخلاف ولذا صرحوا بانہ یوفق بین الروایات مہما امکن کما فی الشامیۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

یہ بات مسلّمہ ہے کہ اتفاق کا اظہار، اختلاف کو باقی رکھنے سے اولٰی ہے اسی لئے علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو روایات کے درمیان موافقت پیدا کی جائے جیسا کہ فتاوٰی شامی میں ہے، واللہ تعالٰی اعلم(ت)

دلیل دوم

غیر مقلدین بدمذہبی کے علاوہ فاسق معلن بیباک مجاہر بھی ہیں اور فاسق متہتک کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، کما اثبتناہ فی تحریرنا ذاک **اقول** وبہ یحصل التوفیق واللہ تعالٰی ولی التوفیق (جیسا کہ ہم نے اپنی تحریر میں اسے ثابت کیا ہے **اقول** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی کی توفیق سے تطبیق حاصل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالٰی ہی توفیق کا مالک ہے۔ت) دلیل اول میں اس مسئلے پر بعض کلام اور صغیری و طحطاوی کا نص گزرا اور اسی طرف امام علامہ زیلعی نے تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق اور علامہ حسن شرنبلالی نے شرح نورالایضاح اور علامہ سید احمد مصری نے حاشیہ مراقی الفلاح میں ارشاد فرمایا اور یہی فتاوٰی حجہ کا مفاد اور تعلیل مشائخ کرام سے مستفاد یہاں تک کہ علمائے تصریح فرمائی اگر غلام یا گنوار یا حرامی یا اندھا علم میں افضل ہوں تو انھیں کو امام کیا چاہئے مگر فاسق اگرچہ سب سے زیادہ علم والا ہو امام نہ کیا جائے کہ امامت میں اُس کی عظمت اور وُہ شرعاً مستحقِ اہانت، ملخص امداد الفتاح میں ہے:

کرہ امامۃ الفاسق العالم لعدم اہتمامہ بالدین فتجب اہانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ واذا تعذر منعہ ینتقل عنہ الٰی غیر مسجدہ للجمعۃ وغیرہا۔[1]

فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کا احترام نہیں کرتا تو شرعاً اس کی اہانت لازم ہے لہذا امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے اور اگر اس کو روکنا دشوار ہو تو جمعہ اور دیگر نمازوں کے لیے کسی دُوسری مسجد چلا جانا چاہئے(ت)

---

[1] مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی فصل فی بیان الاحق بالامامۃ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

سیدی احمد مصری اُس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں :

قوله فتجب اهانته شرعا فلا يعظم بتقديمه للامامة تبع فيه الزيلعي ومفاده كون الكراهة في الفاسق تحريمية[1]۔

اس کا قول "پس اس کی اہانت واجب ہے تو امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے" زیلعی نے اسی کی اتباع کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے (ت)

اور حاشیہ شرح علائی میں فرماتے ہیں :

اما الفاسق الاعلم فلا يقدم لان في تقديمه تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا ومفاده كراهة التحريم في تقديمه اھ ابوالسعود[2] انتہی۔

فاسق بڑے عالم کو مقدم نہ کیا جائے کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی اہانت لازم ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ تقدیم فاسق مکروہِ تحریمی ہے اھ ابوالسعود انتہی (ت)

علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں :

العالم اولٰی بالتقديم اذا كان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه ذكره في المحيط ولو استويا في العلم والصلاح واحدهما اقرأ فقدموا الأخر اساؤا ولا يأثمون فالاساءة لترك السنة وعدم الاثم لعدم ترك الواجب لانهم قدموا رجلا صالحا كذا في فتاوى الحجة وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائه

عالم تقدیم (امامت) کے لئے بہتر اس وقت ہے جو وہ فحش گناہوں سے بچنے والا ہو اگرچہ وہاں اس سے زیادہ کوئی صاحبِ تقوٰی موجود ہو، اس کا ذکر محیط میں ہے اور اگر دونوں علم و صلاح میں برابر ہوں مگر ایک اچھا قاری ہے اس صورت میں اگر لوگوں نے دوسرے کو مقدم کر دیا تو بُرا کیا مگر گناہ گار نہ ہوں گے اساءت ترکِ سنّت کی وجہ سے اور عدم گناہ واجب کو ترک نہ کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ انھوں نے صالح شخص کو ہی امام بنایا ہے، فتاوٰی حجہ میں اسی طرح ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر انھوں نے کسی فاسق کو مقدم کر دیا تو گنہ گار ہونگے،

www.alahazratnetwork.org

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علٰی مراقی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامۃ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

[2] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ " دار المعرفۃ بیروت ۱/۲۴۳

بامور دینه وتساهله فی الاتیان بلوازمه فلا یبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلاۃ وفعل ماینافیها بل ھو الغالب بالنظر الی فسقه ولذا لم تجز الصلاۃ خلفه اصلاً عند مالك و روایة عن احمد[1] الخ

اس بنا پر اس کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وُہ امور دینی کی پروا نہیں کرتا اور لوازماتِ دین کو بجالانے میں کاہلی کرتا ہے لہذا یہ بھی بعید نہیں کہ وُہ نماز کی کوئی شرط ہی چھوڑ دے یا ایسا فعل کرے جو نماز کے منافی ہو بلکہ اس کے فسق کے پیشِ نظر ایسا کرنا اغلب ہے اسی وجہ سے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں، امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یہی ہے (ت)

رہا یہ کہ غیر مقلدین فساق مجاہر کیونکر ہیں یہ خود واضح وبیّن، کون نہیں جانتا کہ ان کے اصاغر عموماً دواماً ائمہ شریعت وعلمائے ملت واولیائے اُمت رحمہم اللہ تعالٰی کے طعن وتوہین میں گزارتے ہیں اور عام مسلمین کی سب وشتم تو اُن کا وظیفہ ہر ساعت ہے جس نے جانا اُس نے جانا اور جس نے نہ جانا وُہ اب ان کے رسائل دیکھے باتیں سُنے خصوصاً اُس وقت کے لچھے خدا نہ سُنوائے، جب یہ باہم تنہا ہوتے اور اذاخلوا کا وقت پاکر آپس میں کھلتے ہیں یا بعض اہلِ حق نے جو اپنی تصانیف میں ان کے کلمات ان کی تو الیف سے نقل کیے وہی دیکھئے فقیر غفراللہ تعالٰی لہ اُن ہفوات مغضوبہ کا زبانِ قلم پر لانا پسند نہیں کرتا اور نہ نقل کرلاتا تو ان میں فسقِ اوّل سب ودشنامِ اہلِ اسلام ہے، حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیثِ مشہور میں فرماتے ہیں:

سباب المسلم فسوق[2]۔ اخرجه احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم عن ابن مسعود والطبرانی فی الکبیر عنه وعن عبداللہ بن مغفل وعن عمرو

مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے۔ اسے امام احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے طبرانی نے کبیر میں ان سے اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور حضرت عمرو

---

[1] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ الخ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

[2] صحیح البخاری کتاب الادب باب ماینھی عن السباب واللعن ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۹۳

صحیح مسلم باب بیان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق الخ ، ، ، ۱/ ۵۸

مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۳۸۵، ۴۱۱، ۴۳۳

معجم الکبیر مروی از عمرو بن نعمان بن مقرن ، مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۷/ ۳۹

بن النعمٰن بن مقرن وابن ماجة وعن ابی ھریرۃ وعن سعد بن ابی وقاص والدارقطنی فی الافراد عن جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

بن نعمان بن مقرن سے ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دارقطنی نے افراد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے روایت کیا ہے (ت)

فسق دوم طعن علماء طبرانی کبیر میں بسند حسن ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لایستخف بحقھم الا منافق ذوالشیبة فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط[1]۔

تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق، ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا ذی علم، تیسرا امام عادل۔

احمد بسند حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا[2]۔

میری امت سے نہیں جو ہمارے بڑے کی تعظیم اور ان کے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔

مسند الفردوس میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

العالم سلطان اللہ فی الارض فمن وقع فیہ فقد ھلک[3]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی

عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں، تو جو اس کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہو جائے۔

فسق سوم عداوت عامہ اہل عرب وحجاز انھیں جو تعصب ان کے ساتھ ہے یہی خوب جانتے ہیں:

قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر[4]۔

بیران کی باتوں سے جھلک اٹھا وہ (غیظ وعناد) جو سینوں میں چھپائے ہیں، وہ بڑا ہے۔ (ت)

اور اس کی وجہ مخالفت مذہبی کے علاوہ بار بار بتکرار علمائے عرب کے فتاوے ان کی تضلیل وتذلیل میں آنا اور بکرات ومرات ان کے ہم مذہبوں کا وہاں ذلتیں اور سزائیں پانا جس کی حکایات خواص وعوام میں مشہور و

---

[1] المعجم الکبیر مروی از ابوامامہ باہلی مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۸/ ۲۳۸

[2] مسند احمد بن حنبل حدیث عبادہ بن الصامت مطبوعہ دار الفکر بیروت ۵/ ۳۲۳

[3] کنز العمال بحوالہ مسند الفردوس عن ابی ذر حدیث ۲۸۶۷۳ کتاب العلم مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/ ۱۳۴

[4] القرآن ۳/ ۱۱۸

مذکور کچھ مدت ہوئی کہ ان کے پانچ مکلب مجاہر بنام مہاجر وہاں رہے اور اپنے دام بچھانے چاہے، حال کھلتے ہی تعزیر پاکر نکالے گئے جس پر ان کے ہمدردوں نے کہا کہ اہلِ حرمین نے مہاجروں کو نکال کر معاذ اللہ سواد الوجہ فی الدارین (دونوں جہان میں کالا چہرہ۔ ت) حاصل کیا حالانکہ علاوہ اور باتوں کے اُن سفیہانِ گستاخ نے یہ بھی نہ جانا کہ دارالاسلام سے دارالاسلام کو جانا مہاجرت نہیں یہ صورت مجاورت ہے اور مجاورت خود مکروہ تحریمی مگر افراد اولیاء اللہ کے لئے، کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ (اللہ کی توفیق سے ہم نے اس کی تحقیق اپنے فتاوی "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" میں کی ہے۔ ت) تو وہ جہال مدعیان فضل و کمال اس فعل میں بھی آثم تھے خصوصاً جبکہ وہاں جاکر اشاعتِ بدعات چاہی، اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ[1] جو مکہ معظمہ میں براہِ ظلم کسی بے اعتدالی کا ارادہ کرے گا اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

اور یہ تو ابھی کی بات ہے کہ ان کے امام العصر جنھیں یہ حضرات شیخ الکل فی الکل کہا کرتے ہیں بخوف مسلمانانِ عرب کمشنرانِ دہلی و بمبئی کی چٹھیاں لے کر حج کو گئے وہاں جو گزری اُنھیں سے پوچھ دیکھئے اگر ایمان سے کہیں ورنہ صدہا حاضرین و ناظرین موجود ہیں اور خود مکہ معظمہ کے چھپے ہوئے اشتہار شہروں شہروں شہرت پاچکے، غرض کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان کو تمام عمائد وعلمائے عرب وحجاز سے سخت بغض وعداوت ہے اور طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن صحیح حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: بغض العرب نفاق[2] (جو اہلِ عرب سے عداوت رکھے منافق ہے)

فسق چہارم پھر یہ عداوت منجر بہ سب ودشنام ہوتی ہے جس کی ایک نظیر ہم اوپر لکھ چکے اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سب العرب فاولٰئك هم المشركون[3] جو اہلِ عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فسق پنجم مدینہ طیبہ کو جزیرہ عرب پر جس قدر فضیلت ہے اُسی قدر ان کی عداوت و بدخواہی کو اہلِ مدینہ

---

[1] القرآن ۲۲/۲۵

[2] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۱۲ مروی از عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۱/۱۴۶

[3] شعب الایمان فصل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " دار الکتب العلمیہ " ۲/۲۳۱

کے ساتھ زیادت ہے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء[1]۔ اخرجہ الشیخان عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کوئی شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ بد اندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔ اسے بخاری ومسلم نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء[2]۔ اخرجہ احمد ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اہلِ مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا بُرا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اُسے ایسا گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ اسے امام احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اٰذی اھل المدینۃ اٰذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لایقبل منہ صرف ولاعدل[3]۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اسکا نفل قبول کرے نہ فرض۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اگر یہ حضرات ان امور سے انکار کریں تو کیا مضائقہ اُن سے کہئے تعالوا الٰی کلمۃ سواء بیننا وبینکم[4] (ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے۔ ت) ہم اور تم سب مل کر مہر کردیں کہ مسائل مذہبی میں جو مسلک علمائے

---

[1] صحیح البخاری فضائل المدینۃ باب اثم من کاد اہل المدینۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۲
[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء " نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۴۴۵
مسند احمد بن حنبل از مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ " دارالفکر بیروت ۲/۳۵۷
[3] کنز العمال بحوالہ طبرانی عن ابن عمر فضائل المدینۃ وما حولہا الخ حدیث ۳۴۸۳۶ " مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۲/۲۳۷
مجمع الزوائد باب فیمن اخاف اہل المدینۃ واراد ہم بسوء " دارالکتاب بیروت ۳/۳۰۷
الترغیب والترہیب الترہیب من اخافۃ اہل المدینۃ الخ " مصطفی البابی مصر ۲/۲۴۱
[4] القرآن ۳/۶۴

حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا ہے فریقین کو مقبول ہوگا اگر بے تکلف اس پر راضی ہوجائیں فبہا ورنہ جان لیجئے کہ یہ قطعاً اہلِ حرمین کے مخالف مذہب اور سُنّیانِ ہند وغیرہ کے مثل اُن پاک مبارک شہروں کے علماء کو بھی معاذ اللہ مشرک و گمراہ و بددین جانتے ہیں پھر عداوت و بدخواہی نہ ہونا کیا معنے، اور خود ان سے پُوچھنے کی حاجت کیا ہے علمائے حرمین حفظہم اللہ تعالٰی کے فتاوے ان صاحبوں کے رَد میں بکثرت موجود، اُنھیں سے حال کُھل جائے گا کہ مخالفانِ مذہب میں جیسا ایک دوسرے کو کہتا ہے دُوسرا بھی اُس کی نسبت وہی گمان رکھتا ہے، عداوت ہو خواہ محبت دونوں ہی طرف سے ہوتی ہے، جب وُہ اکابر ان کے عمائد کو لکھ چکے کہ :

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○[1]

وُہ شیطان کے گروہ ہیں، بیشک شیطان ہی کا گروہ گھاٹے میں ہے۔ (ت)

تو کیونکر معقول کہ یہ اُن کے دشمن نہ ہوں، آخر نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے امن و امان والی حرمین کو اپنے لیے محلِ خوف و خطر سمجھا اور کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیوں کو سپر و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فتنِ ششم عداوتِ اولیائے کرام قدست اسرارہم، جس کی تفصیل کو دفتر درکار جس نے ان کے اصول و فروع پر نظر کی ہے وُہ خوب جانتا ہے کہ ان کی بنائے مذہب محبوبانِ خدا کے نہ ماننے اور اُن کی محبت و تعظیم کو جہاں تک بن پڑے گھٹانے مٹانے پر ہے یہاں تک کہ اُن کے بانیِ مذہب نے تصریح کردی کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے انتہی۔ اور چُوڑھے چمار اور ناکارے لوگ تو نوکِ زبان پر ہے، خود حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت صاف کہہ دیا کہ وہ بھی مر کر مٹی میں مل گئے،

www.alahazratnetwork.org

اشد مقت اللّٰہ علٰی کل من عادی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی رسولہ واٰلہ و بارك وسلم۔

سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کی ناراضگی ہر اس شخص پر ہے جو اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ و بارک وسلم کے ساتھ عداوت رکھے (ت)

اللہ تعالٰی فرماتا ہے :

وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○[2]

جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو اُن کے لئے دُکھ کی مار ہے۔

اور فرماتا ہے :

---

[1] القرآن ۵۸/ ۱۹
[2] القرآن ۹/ ۶۱

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۝[1]

اللہ نے اُن پر لعنت کی دُنیا و آخرت میں اور اُن کے لئے تیار رکھا ہے ذلّت کا عذاب۔

سبحان اللہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرمائیں:

ان اللّٰه حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء[2]۔ اخرجه احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن حبان والحاکم وابونعیم کلهم عن اوس بن ابی اوس الثقفی رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

بیشک اللہ تعالٰی نے زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ اس کو امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم اور ابونعیم سب حضرات نے حضرت اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من کلمه روح القدس لم یؤذن للارض ان تأکل من لحمه[3]۔ اخرجه الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة وابن زبالة عن الحسن مرسلا۔

جس سے جبریل نے کلام کیا زمین کو اجازت نہیں کہ اس کے گوشت پاک میں کچھ تصرف کرے۔ اسے حضرت زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ میں اور ابن زبالہ نے امام حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

امام ابوالعالیہ تابعی نے کہا:

ان لحوم الانبیاء لاتبلیها الارض ولا تأکلها السباع[4]۔ اخرجه الزبیر والبیهقی۔

انبیاء کا گوشت زمین نہیں گلاتی نہ درندے گستاخی کریں۔ اسے زبیر اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور رب العالمین جل مجدہٗ اُن کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد فرمائے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ

جو خدا کی راہ میں مارے گئے اُنھیں مُردہ نہ کہو

---

[1] القرآن ۳۳ / ۵۷

[2] سنن النسائی — اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ — مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور — ۱/۱۶۲

سُنن ابی داؤد — باب تفریع ابواب الجمعۃ — مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور — ۱/۱۵۰

مسند احمد بن حنبل — حدیث اوس بن اوس رضی اللہ عنہ — دار الفکر بیروت — ۴/۸

[3] الدر المنثور — زیر آیۃ وایدناہ بروح القدس — مطبوعہ منشورات آیۃ اللہ العظمٰی، قم، ایران — ۱/۸۷

[4] اخبار مدینہ لزبیر بن بکار

بَلْ اَحْیَاۤءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ [1]

بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں۔

اور فرمائے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاۤءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ [2]۔

خبردار شہیدوں کو مُردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں شاد شاد ہیں۔

اور ایک سفیہ مغرور محبوبانِ خدا سے نفور خود حضور پُرنور اکرم المحبوبین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وہ ناپاک الفاظ کہے اور وہ بھی یوں کہ معاذ اللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرائے یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں، قیامت میں ان شاء اللہ تعالٰی مرکر مٹی میں ملنے کا مزا الگ کھُلے گا اور یہ جُدا پوچھا جائے گا کہ حدیث کے کون سے لفظ میں اس ناپاک معنی کی بُو بھی جو تُو نے یعنی کہہ کر محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افترا کیا حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پرلا سرا،

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ [3] مَتَاعٌ قَلِیْلٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ [4]

بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالٰی پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ یہ دُنیا متاعِ قلیل ہے اور ان کے لئے (آخرت میں) المناک عذاب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بھلا جب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ ہیں تو اولیائے کرام کا کیا ذکر ہے، اور حضرت حق عزجلالہ فرماتا ہے:

من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب [5]۔ اخرجہ امام البخاری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن ربہ عزوجل۔

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دے دیا اُس سے لڑائی کا۔ اسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ عزوجل سے بیان کیا ہے (یعنی یہ حدیث قدسی ہے)

---

[1] القرآن ۲/ ۱۵۴

[2] القرآن ۳/ ۱۶۹

[3] القرآن ۱۶/ ۱۱۶

[4] القرآن ۱۶/ ۱۱۷

[5] صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۶۳

اور حضور پُر نور سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من عادی اولیاء اللہ فقد بارز اللہ بالمحاربۃ۔ اخرجہ ابن ماجۃ والحاکم والبیھقی فی الزھد عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الحاکم صحیح ولا علۃ لہ۔

جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سرِ میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔ اس کو ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے زہد میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔ (ت)

اللہ تعالٰی اپنے محبوبوں کی سچی محبت پر دنیا سے اٹھائے آمین بجاھھم عندک یا ارحم الراحمین یا من احبھم فامرنا بحبھم حببھم الینا وحببنا الیھم بجنا ایاھم یا اکرم الاکرمین آمین آمین آمین۔

فسق ہفتم ہم اوپر بیان کر آئے کہ ان کا خلاصہ مذہب یہ ہے کہ گنتی کے ڈھائی آدمی ناجی باقی تمام مسلمین شرک میں پڑ کر ہلاک ہوگئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا سمعت الرجل یقول ھلک الناس فھو اھلکھم۔[2] اخرجہ احمد والبخاری فی الادب ومسلم وابوداود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جب تو کسی کو یوں کہتے سُنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ اسے امام احمد اور بخاری نے الادب المفرد میں، مسلم اور ابوداؤد نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث سے ثابت ہُوا کہ حقیقۃً یہی لوگ جو ناحق مسلمانوں کو چنیں و چناں کہتے ہیں خود ہلاک عظیم کے مستحق ہیں اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے :

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۝[3]

کون ہلاک ہُوا سوا فاسق لوگوں کے۔

پھر ان کے اشد الفاسقین سے ہونے میں کیا شبہہ ہے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالٰی۔ پھر ستم بر ستم یہ کہ وہ ان محرمات کا صرف ارتکاب ہی نہیں کرتے انھیں حلال و مباحات بلکہ افضل حسنات بلکہ اہم واجبات سمجھتے ہیں ہیہات اگر تاویل کا قدم درمیان نہ ہوتا تو کیا کچھ ان کے بارے میں کہنا نہ تھا اللہ تعالٰی نے یہ دین پر استقلال

---

[1] سنن ابن ماجہ باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۲۹۶
شعب الایمان باب فی اخلاص العمل حدیث ۶۸۱۲ ،، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۵/۳۲۸
[2] الادب المفرد (۳۲۴) باب قول الرجل ھلک الناس حدیث ۷۵۹ مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل ص ۱۹۵
[3] القرآن ۴۶/۳۵

اور کلمۂ طیبہ کا ادب وجلال بمنہ وکرمہ ہم اہلسنت ہی کو عطا فرمایا ہے کہ بدمذہبان گمراہ ہماری تکفیریں کریں ہم پاسِ کلمہ 4
سے قدم باہر نہ دھریں، وہ ہروقت اس فکر میں کہ کسی طرح ہم کو مشرک بنائیں ہم ہمیشہ اس خیال میں، کہ جہاں تک ممکن 4
ہو انھیں مسلمان ہی بنائیں۔ جیسے وہ بھوکی اونٹنی جس کے پیچھے ہری ببولیں رہیں اور ان میں شیر اور آگے صاف
میدان پھر آباد شہر، وہ ببولوں کی ہریالی پر مہاریں توڑاتی اور پلٹی جاتی ہے کہ خود بھی ہلاک ہو اور سوار کو بھی
مہلکہ میں ڈالے، سوار مہمیزیں کرتا تازیانے لگاتا آگے بڑھاتا ہے کہ آپ بھی نجات پائے اور اُسے بھی بچالے ؎

هوى ناقتي خلفي وقدامي الهوى

واني وايا ها لمختلفان

(میری سواری کی خواہش میرے پیچھے ہے اور میری خواہش آگے ہے اور میں اور وہ دونوں
مختلف ہیں)

منصف کے نزدیک اتنی ہی بات سے اہلِ حق ومبطلین کا فرق ظاہر والحمد للہ رب العٰلمین ۝

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝[1] تم فرماؤ سب اپنے اپنے طریقے پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ پر ہے۔

www.alahazratnetwork.org

تنبیہ: عبارت مذکورۂ غنیہ دیکھ کر بعض اذہان میں یہ خیال گزر سکتا ہے کہ لا مذہب غیر مقلدین اگرچہ ان
فسقیات کے عادی ہیں مگر وہ انھیں فسق جان کر نہیں کرتے بلکہ اپنے زعم میں کارِ ثواب وعین صواب سمجھتے ہیں
یہ اُن کی فہم کی کجی اور مذہب کی بدی ہے اس سے وہ بیباکی ثابت نہ ہوئی جس کی بنا پر امامت فاسق ممنوع
ہوئی تھی کہ جب اُسے دین کا اہتمام نہیں تو کیا عجب کہ بے وضو نماز پڑھائے یا شرائط نماز سے کوئی اور شرط
چھوڑ جائے۔

اقول منع امامت فاسق صرف اسی پر مبنی نہ تھا بلکہ اس کی بڑی علت وہ تھی کہ تقدیم میں عظمت اور فاسق
شرعاً مستحقِ اہانت، یہ بہرحال موجود بلکہ عیوب و ذنوب کو صواب وثواب جانتے ہیں اور زیادہ شدید الورود کہ
اس سے فسق ہزار چند ہو جاتا ہے تو اُسی قدر استحقاقِ اہانت ترقی پائے گا اور اس کی ترقی پر اُتنا ہی شناعتِ امامت
میں جوش آئے گا معہذا جس نے تجربہ کیا ہے اُس سے پوچھئے کہ دنیا درکنار خاص امور دین میں اصاغر بالائے
طاق ان کے اکابر و معتمدین میں جو شنیع بیباکیاں عظیم سفاکیاں پھیل رہی ہیں خدا نہ کرے کہ کسی فاسق سے فاسق
کو بھی اُن کی ہوا لگے، کیا نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے اپنے مہری فتوے میں دودھ کے چچا کو بھتیجی دلائی،

---

[1] القرآن ۱۷/۸۴

کیا نہ جانا کہ اُن کے رشید شاگرد نے مطبوعہ رسالے میں حقیقی پھوپھی تک حلال بتائی، کیا نہ سُنا کہ دوسرے شاگرد نے سوتیلی خالہ کو بھانجے کے حق میں مباح کردیا اور اُس آفت کے فتوے سے استاد صاحب نے اپنی مہر کا نکاح کردیا پھر امام العصر کا اُجرت لے کر مسائل لکھنا، ایک ہی مقدمہ میں مدعی مدعا علیہ دونوں کے پاس حضرت کا فتوٰی ہونا کیسی اعلیٰ درجے کی دیانت ہے، ان سب وقائع کی تفصیل بعض احباب فقیر نے رسالہ سیف المصطفٰی علی ادیان الافترا ۱۲۹۹ھ و رسالہ نشاط السکین علی حلق البقر السمین ۱۳۰۳ھ میں ذکر کی، پھر بات بنانے کو احیا و اموات پر ہزاروں افترا و بہتان کرنا، فرضی کتابوں سے سند لانا، خیالی عالموں کے نام گھڑ لینا، نقل عبارت میں قطع و برید کرنا، جرح محدثین کو نسب بدل لینا، احادیث و اقوال کے غلط حوالے دینا اور ان کے سوا دیدہ و دانستہ ہزاروں قسم کی عیاریاں ان کے عمائد و متکلمین اپنی مذہبی تصانیف میں کر گزرے، زکیں کھائیں الزام اٹھائے اور باز نہ آئے۔ رسالہ سیف المصطفٰی انھیں امور کے بیان و اظہار میں تالیف ہُوا جس میں عزیزم مؤلف حفظہ اللہ نے اکابر طائفہ کی ایک سو ساٹھ ۱۶۰ دیانتوں کو جلوہ دیا۔ پھر کون گمان کرسکتا ہے کہ جرأت و جسارت میں ان کا پایا کسی فاسق سے گھٹا ہوا ہے معہذا آزما لیجئے کہ یہ حضرات جس مسئلہ میں خلاف کریں گے آرام نفس ہی کی طرف کریں گے کبھی وُہ مذہب ان کے نزدیک راجح نہ ہوا جس میں ذرا مشقت کا پلہ جھکا، تراویح میں بیس رکعت چھوڑیں تو چھتیس ۳۶ کی طرف نہ گئے جو امام مالک سے مروی نہ چالیس لیں جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول اور امام اسحٰق بن راہویہ و اہلِ مدینہ کا مذہب تھا، آٹھ پر گرے کہ آرام کا سبب تھا۔ اور اُن کے بعض مسائل کا نمونہ اِن شاء اللہ تعالٰی قریب آتا ہے۔ مسلمانو! جب بیباکی وُہ ہے کہ جو چاہا کہہ دیا نہ قرآن سے غرض نہ حدیث سے کام، اجماعِ ائمہ تو کس چیز کا نام، اُدھر آرام طلبی کا جوشِ تام، تو کیا عجب کہ بے غسل یا بے وضو نماز جائز کرلیں خصوصاً جبکہ موسم سرما ہو اور پانی ٹھنڈا، آخر یہ پھوپھی بھتیجی خالہ کی حلت سے عجب تر نہ ہوگا۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے:

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت [1] جب تُو بیحیا ہوجائے تو جو چاہے کر۔ (ت)

ع آنرا کہ حیا نیست از و ہیچ عجب نیست

(جس کو حیا نہیں اس سے کچھ بھی تعجب نہیں)

والعیاذ باللہ تعالٰی۔

---

[1] المعجم الکبیر مروی از ابومسعود انصاری حدیث ۶۵۷ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۲۳۷/۱۷

دلیل سوم

اس کی تقریر میں اوّلاً یہ سُنئے کہ ان حضرات کی فقہی مسائل متعلقہ نماز و طہارت جو انھوں نے خود اپنی تصانیف میں لکھے کیا کیا ہیں اور وُہ علی الاطلاق مذاہب راشدہ یا خاص مذہب حنفیہ سے کتنے جدا ہیں محبنا مولوی وصی احمد صاحب سورتی سلمہ اللہ تعالےٰ نے فتوائے جامع الشواھد فی اخراج الوھابیین عن المساجد (مساجد سے وہابیوں کو نکالنے پر جامع دلائل ۔ت) میں عقائد غیر مقلدین نقل کرکے اُن کے بعض عملیات بھی تلخیص کئے ہیں یہاں اُسی کے چند کلمات بطور التقاط لکھنا کافی سمجھتا ہُوں۔

مسئلہ (۱) پانی کتنا ہی کم ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے۔
نواب صدیق حسن خاں بہادر شوہر ریاست بھوپال نے طریقہ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ مصنفہ قاضی شوکانی ظاہری المذہب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۶ و ۷ پر اس کی تصریح کی اس کتاب پر مولوی نذیر حسین صاحب نے مُہر کی اور لکھا اس پر موحدین بے دھڑک عمل کریں اور دیباچے میں خود نواب مترجم لکھتے ہیں : متبع سنت اس پر آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد اور بیبیوں کو پڑھائے۔[1] اور یہی مضمون فتح المغیث مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۵ میں ہے۔ یہ وہی کتاب طریقہ محمدیہ ہے جس کا نام بدل کر نواب بھوپال نے دوبارہ وسہ بارہ بھوپال اور لاہور میں چھپوایا۔ اس مسئلے کا مطلب یہ ہُوا کہ کنواں تو بڑی چیز ہے اگر پاؤ بھر پانی میں دو تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجئے پاک رہے گا مزے سے وضو کیجئے نماز پڑھئے کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ (۲) اُسی فتح المغیث[2] کے صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۷ میں ہے : نجاست گوہ اور مُوت ہے آدمی کا مطلق مگر مُوت لڑکے شیرخوار کا اور لعاب ہے کتے کا اور لینڈ بھی اور خون بھی حیض و نفاس کا اور گوشت ہے سوئر کا اور جو اس کے سوا ہے اُس میں اختلاف ہے اور اصل اشیاء میں پاکی ہے اور نہیں جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جس کے معارض کوئی دوسری نقل نہ ہو۔ یہاں صاف صاف نجاست کو ان سات چیزوں میں حصر کردیا باقی تمام اشیا کو اصل طہارت پر جاری کیا جب تک نقل صحیح غیر معارض وارد نہ ہو۔ میں کہتا ہوں اب مثلاً اگر کوئی غیر مقلد مرغی کے گوہ یا سوئر کے مُوت یا کتے کی منی سے اپنے چہرہ و ریش و برُوت (مونچھیں) و جامہ پر عطر و گلاب افشانی فرماکر نماز پڑھ لے یا یہ چیزیں کیسی ہی کثرت سے پانی میں مل جائیں اگرچہ رنگ و مزہ و بُو کو بدل دیں اور غیر مقلد صاحب

---

[1] طریقہ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ (ف : اسی کا دوسرا نام فتح المغیث ہے۔ نذیر احمد)
[2] فتح المغیث

www.alahazratnetwork.org

اُس سے وضو کریں اصلاً حرج نہیں کہ آخر جامہ بدن پر کوئی نجاست نہیں، نہ پانی کے اوصاف کسی نجس نے بدلے، پھر کیا مضائقہ ہے سب مباح و روا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ثم اقول آیہ کریمہ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ (محبوب فرمایئے میں اپنے اوپر نازل شدہ وحی میں نہیں پاتا کسی کھانیوالے پر کوئی کھانا حرام[۱]) الآیہ سند کافی موجود اور جس طرح نجاست بے نقل صحیح غیر معارض ثابت نہیں ہوسکتی اور اصل اشیا میں طہارت ہے یوں ہی حرمت کا ثبوت بھی بے اس کے نہ ہوگا اور اصل اشیا میں اباحت تو غیر مقلد کو اُن چیزوں کے نوش کرنے میں کیا مضائقہ ہے ع

گر بر تو حلال ست حلالت بادا

(اگر تجھ پر پینا حلال ہے تیرا اپنا حلال کیا ہوا ہے)

مسئلہ (۳) نواب موصوف روضہ ندیہ کے صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں:

شراب و مُردار و خون کی حرمت اُن کی نجاست پر دلیل نہیں جو انھیں ناپاک بتائے دلیل پیش کرے اھ ملخصاً مترجماً۔[۲]

میں کہتا ہوں شاعر بھولا کہ ناحق خلافِ شرع پینے کا لفظ بولا اگر یہ مسئلہ سُنتا یُوں کہتا:

چھُوتا نہیں شراب کبھی بے وضو کئے
قالب میں میرے رُوح کسی پارسا کی ہے

جس میں شریعت جدیدہ کا خلاف بھی نہ ہوتا اور زیادت مبالغہ سے حسنِ شعر بھی بڑھ جاتا کہ پیتا نہیں سے چھُوتا نہیں میں کہیں زیادہ مبالغہ ہے۔

مسئلہ (۴) نواب صاحب اپنے صاحبزادہ کے نام سے نہج المقبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال کے صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں:

شستن منی از برائے استقذار بودہ است نہ بنا بر نجاست و بر نجاست خمر و دیگر مسکرات دلیلے کہ صالح تمسک باشد موجود نیست و اصل در ہمہ چیزہا طہارت ست و در نجاست لحم خوک خلاف ست و دم مسفوح

منی کو نفرت و نظافت کی وجہ سے دھونا ضروری ہے نہ کہ ناپاک ہونے کی وجہ سے، شراب اور دیگر نشہ آور اشیا کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل صالح نہیں جس سے استدلال کیا جاسکے اور تمام اشیا میں اصلاً طہارت ہے،

---

[۱] القرآن ۶/ ۱۴۵

[۲] روضہ ندیہ شرح دربہیہ عربی بیان الاصل فی الاشیاء الطہارۃ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ لاہور ۱/ ۲۳

حرام ست نہ نجس اھ ملخصاً[1]	خنزیر کے گوشت کے نجس ہونے میں اختلاف ہے دمِ مسفوح حرام ہے مگر نجس نہیں اھ ملخصاً (ت)

مسئلہ (۵) اُسی فتح المغیث کے صفحہ ۶ پر ہے: کافی ہے مسح کرنا پگڑی پر[2]۔ یعنی وضو میں سر کا مسح نہ کیجئے پگڑی پر ہاتھ پھیر لیجئے وضو ہوگیا اگرچہ قرآن عظیم فرمایا کرے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ[3] (اپنے سروں کا مسح کرو)۔

مسئلہ (۶) مولوی محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین ہدایت قلوب قاسیہ کے صفحہ ۳۶ میں لکھتے ہیں جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اُس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے[4]۔

مسئلہ (۷) فتاوی ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعہ دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۲ میں ہے: وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے[5]۔ انھوں نے پاؤں کے مسئلے میں رافضیوں سے بھی آگے قدم رکھا وہ بیچارے بھی صرف جواز مانتے ہیں واللہ المستعان علی شر الرفاض وقوم شر من الرفاض (اللہ تعالٰی ہی مددگار ہے روافض کے شر پر اور اس قوم کے شر پر جو روافض سے بھی بدتر ہے۔ ت)

ثانیاً یہ خیال کیجئے کہ انھیں اہلسنت کے ساتھ کس درجہ تعصب ہے، اور تعصب وہ شئی ہے کہ خواہی نخواہی آدمی نیشِ عقرب (بچھو کا ڈنگ) ہو کر بتقاضائے طبع ایذا و اضرار پر کمر کستا ہے اور جہاں تک بن پڑے شقاق وخلاف کو دوست رکھتا ہے، اگر علانیہ نہ ہوسکے تو خفیہ ہی کوئی بات کر گزرے اور آپ ہی آپ دل میں ہنس لے، جہال روافض کی حکایات مشہور ہیں کہ اُن کی مجالسِ مرثیہ میں جو جاہل سُنّی جا بیٹھے انھوں نے قلتین کے چھینٹے شربت میں ملائے، بعض اشقیا نے اسمائے طیبہ پرچوں پر لکھ کر فرش کے نیچے رکھ دئے کہ سُنّی بیٹھیں تو پاؤں کے نیچے آئیں اگرچہ نادانستہ ہی سہی، پھر جہاں ایسا موقع ہاتھ لگا کہ کوئی خاص چیز کسی مہمان یا حاجتمند سُنّی ناواقف کے کھانے پینے کو پیش کی ظاہری تکلف حد سے گزرا اور بعض نجاسات قطعیہ سے آلودہ کردی، یہ سب شاخیں تعصب کی ہیں، پھر حضرات غیر مقلدین کا تعصب اُن روافض سے کم نہیں بلکہ زائد ہے کہ یہ دشمن تازہ ہیں اور ان کے حوصلوں کی نئی

---

[1] نہج المقبول من شرائع الرسول
[2] فتح المغیث
[3] القرآن ۵/۶
[4] ہدایت قلوب قاسیہ
[5] فتاوی ابراہیمیہ

www.alahazratnetwork.org

اُٹھان ہے اب ان کی بیبا کی وجرأت و مسائل مساہلت و شدتِ عداوت دیکھ کر نہ صرف احتمال قوی بلکہ ظن غالب ہوتا ہے کہ اگر یہ امام کئے جائیں ضرور اپنے اُن بعض مسائل مذکورہ پر عمل کریں گے انھیں کیا غرض پڑی ہے کہ مذہب مقتدیان کی رعایت کرکے ان امور سے باز آئیں اور تعصب برت کر دل ٹھنڈا نہ کریں پھر بعض جگہ غسل وغیرہ کی مشقت اٹھانی ہو وہ نفع میں۔

ثالثاً اب یہ غور کیجئے کہ علمائے دین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے اہلِ حق و ہدٰی کے مذاہب مختلفہ مثلاً باہم حنفیہ و شافعیہ میں ایک کی دوسرے سے اقتدا پر کیا کلام کیا ہے یہ مسئلہ ہمیشہ سے معرکۃ الآرا رہا اور اس میں بکثرت شقوق و اختلافِ اقوال بشدت ہوا ہمیں یہاں صرف اس صورت سے غرض ہے کہ دوسرے مذہب والا جو نماز و طہارت میں ہمارے مذہب کی مراعات نہ کرے اور خروج عن الخلاف کی پروا نہ رکھے اُس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔ پہلے اس احتیاط و مراعات کے معنے سمجھ لیجئے بعض باتیں مذاہبِ راشدہ میں مختلف فیہ ہیں (اختلافی مسائل) مثلاً فصد و حجامت سے شافعیہ کے نزدیک وضو نہیں جاتا ہمارے نزدیک جاتا رہتا ہے، مسِ ذکر و مساسِ زن سے ہمارے نزدیک نہیں جاتا اُن کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے، دو قلہ پانی میں اگر نجاست پڑجائے اُن کے مذہب میں ناپاک نہ ہوگا[عہ] ہمارے نزدیک (ناپاک) ہوجائے گا، اُن کے نزدیک ایک بال کا مسح وضو میں کافی ہے ہمارے یہاں رُبع سر کا فرض، ہمارے مذہب میں نیت و ترتیب وضو میں فرض نہیں اُن کے نزدیک فرض، وعلٰی ہذا القیاس، اس قسم کے مسائل میں باجماع ائمہ آدمی کو وہ بات چاہئے جس کے باعث اختلاف علما میں واقع نہ ہو جب تک یہ احتیاط اپنے کسی مکروہ مذہب کی طرف نہ لے جائے تو محتاط شافعی فصد و حجامت سے وضو کرلیتے ہیں اور مسح میں بعض پر قناعت نہیں کرتے اور محتاط حنفی مسِ ذکر و مساسِ زن سے وضو کرلیتے ہیں اور ترتیب و نیت نہیں چھوڑتے کہ اگرچہ ہمارے امام نے اس صورت میں وضو واجب نہ کیا منع بھی تو نہ فرمایا پھر نہ کرنے میں ہماری طہارت ایک مذہب پر ہوگی دوسرے پر نہیں اور کرلینے میں بالاتفاق طاہر ہوجائیں گے اور اپنے مذہب میں وضو علی الوضو کا ثواب پائیں گے، جو ایسی احتیاط کا خیال نہیں کرتے اور دوسرے مذہب کے خلاف و وفاق سے کام نہیں رکھتے، جمہور مشائخ کے نزدیک اُن کی اقتدا جائز نہیں کہ صحیح مذہب پر رائے مقتدی کا اعتبار ہے جب اس کی رائے پر خلل طہارت یا اور وجہ سے فساد نماز کا مظنہ ہو یہ کیونکر ایسی نماز پر اپنی نماز بنا کرسکتا ہے خانیہ و خلاصہ و سراجیہ و کفایہ و نظم و بحر الفتاوٰی و شرح نقایہ و مجمع الانہر و حاشیہ مراقی الفلاح وغیرہا کتب میں اس کی تصریح فرمائی اور اسے علامہ سندی پھر علامہ حلبی پھر علامہ شامی نے بہت مشائخ اور علامہ قاری نے عامہ مشائخ کرام

عہ بشرطیکہ پانی کا کوئی وصف مثلاً بُو یا رنگ یا مزہ متغیر نہ ہوجائے ورنہ بالاتفاق ناپاک ہوجائے گا ۱۲ منہ (م)

سے نقل کیا، فتاوٰی عالمگیری میں ہے:

الاقتداء بشافعی المذھب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضأ من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد ولا یکون متعصبا ولا یتوضأ بالماء الراکد[1] القلیل وان یغسل ثوبه من المنی[2] ویفرك الیابس منه ویمسح[3] ربع راسه ھکذا فی النھایة والکفایة ولا یتوضأ بالماء القلیل الذی وقعت فیه النجاسة کذا فی فتاوٰی قاضی خاں ولا بالماء المستعمل ھکذا فی السراجیة[1] اھ ملخصا۔

شافعی المذہب کی اقتدا اُس وقت صحیح ہے جب وہ مقاماتِ اختلاف میں احتیاط سے کام لیتا ہو، مثلاً سبیلین کے علاوہ سے نجاست کے خروج پر وضو کرتا ہو جیسا کہ رگ کٹوانے پر، اور متعصب نہ ہو اور نہ ہی قلیل کھڑے پانی سے وضو کرنے والا ہو اور منی والا کپڑا دھوتا ہو، اور خشک منی کپڑے سے کھُرچ دیتا ہو، سر کے چوتھائی کا مسح کرتا ہو، نہایہ، اور کفایہ میں اسی طرح ہے، اور ایسے ہی قلیل پانی جس میں نجاست گر گئی ہو اس سے وضو نہ کرتا ہو فتاوٰی قاضی خان میں اسی طرح ہے اور نہ ہی ماءِ مستعمل سے وضو کرتا، جیسا کہ سراجیہ میں ہے اھ ملخصاً (ت)

www.alahazratnetwork.org

فتاوٰی امام قاضی خاں میں ہے:

اما الاقتداء بشفعوی المذھب قالوا لاباس به اذا لم یکن متعصبا وان یکون متوضأ من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضأ بالماء القلیل الذی وقعت فیه النجاسة[2] اھ ملخصا۔

شافعی المذہب کی اقتداء کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ متعصب نہ ہو اور یہ کہ سبیلین کے علاوہ سے نجاست کے خروج پر وضو کرتا ہو اور اس قلیل پانی (جس میں نجاست گر گئی ہو) سے وضو نہ کرتا ہو اھ تلخیصاً (ت)

عہ۱ قلت ای بحیث تقع الغسالة فیه بناء علی نجاسة الماء المستعمل ۱۲ منه (م)

میں کہتا ہوں یعنی اس وقت جب غسالہ پانی میں گرتا ہو اس قول کی بنا پر جو ماءِ مستعمل کو نجس قرار دیتے ہیں ۱۲ منہ (ت)

عہ۲ قلت ای اذا بلغ حد المنع ۱۲ منه (م)

میں کہتا ہوں یعنی جب مانع نماز کی حد تک پہنچ جائے ۱۲ منہ (ت)

عہ۳ قلت ای لا یجتزئ باقل منه ۱۲ منه (م)

میں کہتا ہوں یعنی اس سے اقل پر اکتفاء نہ کرتا ہو ۱۲ منہ (ت)

[1] فتاوٰی ہندیۃ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۸۴

[2] فتاوٰی قاضی خان فصل فی من یصلح الاقتداء وفی من لایصح منشی نولکشور لکھنؤ ۱/۴۳

فتاوٰی امام طاہر بن عبدالرشید بخاری میں ہے :

الاقتداء بشفعوی المذہب یجوز ان لم یکن متعصبا ویکون متوضأ من الخارج من غیر السبیلین ولا یتوضأ بماء الذی وقعت فیہ النجاسۃ وھو قد رقلتین[1] عـــہ اھ ملخصا

شافعی المذہب کی اقتدا جائز ہے اگر وہ متعصب نہ ہو اور غیر سبیلین سے نجاست کے خروج پر وضو کرنے والا ہو اور اس تھوڑے پانی سے وضو نہ کرتا ہو جس میں نجاست گرگئی ہو اور وہ دو قلوں کی مقدار ہے اھ تلخیصاً (ت)

جامع الرموز میں ہے :

ھذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شك فی الاحتراز لم یجز الاقتداء مطلقا کما فی النظم فلا باس بہ اذا لم یشك فی ایمانہ ولم یتعصب ای لم یبغض للحنفی (وساق الکلام فی مسائل المراعاۃ فجمع واوعی ثم قال) الکل فی بحر الفتاوی[2]

یہ اس وقت ہے جب وہ مقاماتِ اختلاف سے بچنے کا یقین رکھتا ہو اگر اس کے احتراز میں شک ہو تو پھر ہر حال میں اقتداء جائز نہیں، جیسا کہ نظم میں ہے پس اس وقت اس کی اقتدا میں کوئی حرج نہیں جب اس کے ایمان میں شک نہ ہو (یعنی انا مؤمن ان شاء اللہ کہنے والا نہ ہو) اور وہ متعصب نہ ہو یعنی حنفی کے ساتھ بغض نہ رکھتا ہو (اس کے بعد مقاماتِ رعایت پر گفتگو کرتے ہوئے مسائل کو اکٹھا کیا پھر فرمایا) یہ تمام بحر الفتاوٰی میں ہے۔ (ت)

alahazratnetwork.org

شرح ملتقی الابحر میں ہے :

جواز اقتداء الحنفی بالشافعی اذا کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف[3]

حنفی کا شافعی کی اقتدا کرنا اس وقت جائز ہے جب شافعی امام مقاماتِ اختلاف میں محتاط ہو۔ (ت)

عـــہ قلت الاولی تعبیر غیرہ کالخانیۃ بالقلیل ۱۲ منہ (م)

میں کہتا ہوں اس کے غیر کی تعبیر بہتر ہے جیسے کہ خانیہ نے "قلیل" کے ساتھ تعبیر کیا ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] خلاصۃ الفتاوی کتاب الصلوٰۃ الاقتداء باہل الہوا مطبوعہ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۴۹

[2] جامع الرموز فصل یجہر الامام مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱/ ۱۷۳

[3] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب الوتر والنوافل مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۱۲۹

علامہ احمد مصری حاشیہ شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں :

صحۃ الاقتداء اذا کان یحتاط فی مواضع الاختلاف کأن یجدد الوضوء بخروج نحودم وان یمسح رأسہ وان یغسل ثوبہ من منی او یفرکہ اذا جف الخ[1]

صحت اقتدا شافعی کی اس پر موقوف ہے کہ وہ مواضع اختلاف میں محتاط ہو، مثلاً خون جیسی چیز کے خروج پر نیا وضو کرتا ہو اور سر کا مسح کرتا ہو، منی والے کپڑے کو دھوتا ہو یا خشک ہونے کی صورت میں اسے کھرچ دیتا ہو الخ (ت)

ردالمحتار میں ہے :

قال کثیر من المشائخ ان کان عادتہ مراعاۃ مواضع الخلاف جاز والافلا ذکرہ السندی المتقدم ذکرہ ح قلت وھذا بناء علی ان العبرۃ لرأی المقتدی وھو الاصح الخ[2]

اکثر مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر شافعی امام کی عادت مقامات اختلاف میں احتیاط کی (یعنی وضو و نماز میں مذہب حنفی کی رعایت کرتا ہو) تو پھر اس کی اقتداء جائز ورنہ نہیں۔ سندی نے اس کو ذکر کیا اس کا تذکرہ پیچھے بھی گزرا ہے ح ۔ میں کہتا ہوں یہ اس بنا پر ہے کہ اس مسئلہ میں اعتبار مقتدی کی رائے کا ہے اور یہی اصح ہے الخ (ت)

www.alahazratnetwork.org

اُسی میں ہے :

فی رسالۃ الاھتداء فی الاقتداء لمنلا علی القاری ذھب عامۃ مشائخنا الی الجواز اذا کان یحتاط فی موضع الخلاف والافلا[3]۔

ملّا علی قاری کے رسالہ "الاھتداء فی الاقتداء" میں ہے کہ اکثر مشائخ کی رائے یہی ہے کہ اگر امام شافعی مقاماتِ اختلاف میں محتاط ہے تو اقتداء جائز ورنہ نہیں۔ (ت)

اسی طرح اور کتب میں تصریح ہے :

بقی ان الشامی نقل عن القاری بعد قولہ المذکور المعنی انہ یجوز فی المراعی

رہا یہ معاملہ کہ شامی نے علی قاری سے اپنے مذکور قول کے بعد یہ نقل کیا ہے : اس کا معنٰی یہ ہے کہ

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح باب الوتر مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۱۰

[2] ردالمحتار مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ الخ " مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۶

[3] " " " " " " " " " " " " " " "

بلاکراھۃ وفی غیرہ معھا[1] اھ

رعایت کرنے والے کے پیچھے بغیر کراہت جائز ہے اور رعایت نہ کرنے والے کے پیچھے بالکراہت اھ (ت)

اقول وھذا یخالف تصریح الھندیۃ بعدم الصحۃ لکن لایعکر علیّ لانی انما عبرت بعدم الجواز الشامل للفساد وکراھۃ التحریم فینطبق علی تفسیر القاری و وتصریح الھندیۃ جمیعا، والذی یظھر لی وان جواز یکون ھوالصواب ان شاء اللہ تعالٰی ان البطلان انما ھواذا علم عدم المراعاۃ فی خصوص الصلاۃ کما اختارہ العلامۃ السفناقی وجزم بہ وترالدرر وغیرہ والافالصواب مع القاری فتصح لعدم العلم بالمفسد وتکرہ لکونہ غیر محتاط، وان حملت الصحۃ فی کلام الھندیۃ علی الجواز وان کان فیہ بعد فیتوافق القولان، ومن الدلیل علی ھذا الحمل ان صاحب الھندیۃ ادخل کلام قاضی خان تحت مسئلۃ عدم الصحۃ وانما نص الخانیۃ کما سمعت تعلیق نفی البأس بتلک الشرائط فانما یفید بمفھوم المخالفۃ وجود البأس عند

اقول (میں کہتا ہوں) یہ فتاوٰی ہندیہ کی اس تصریح کے مخالف ہے جس میں انہوں نے عدم صحت کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ بات مجھ پر لازم نہیں آتی کیونکہ میں نے اسے عدمِ جواز کے ساتھ تعبیر کیا ہے جو فساد اور کراہتِ تحریمی دونوں کو شامل ہے، لہذا یہ علی قاری کی تفسیر اور ہندیہ کی تصریح دونوں کے موافق ہے، اور جو چیز مجھ پر ظاہر ہوئی ہے اور میں اُمید کرتا ہوں ان شاء اللہ وہی صواب ہے وہ یہ ہے کہ نماز کا باطل ہونا اس صورت میں جب امام شافعی بالخصوص نماز میں رعایت نہ کرتا ہو (اس بات کا حنفی کو یقین ہو) جیسا کہ اس کو علامہ سغناقی نے اختیار کیا اور دُرر وغیرہ کے بیانِ وتر میں اس پر جزم کیا ہے ورنہ اگر علم نہ ہو کہ وہ رعایت کرتا ہے تو علی قاری کی رائے صواب ہے کہ نماز درست ہوگی کیونکہ مفسد کا علم نہیں البتہ مکروہ ہوگی، کیونکہ وہ محتاط نہیں، اور اگر ہندیہ کی عبارت میں صحت کو جواز پر محمول کرلیا جائے اگرچہ اس میں بُعد ہے تو دونوں اقوال میں موافقت ہوجائے گی، اس حمل پر ایک دلیل یہ ہے کہ صاحبِ ہندیہ نے کلام قاضی خاں کو مسئلہ عدمِ صحت کے تحت ذکر کیا ہے، اور خانیہ نے تصریح کی ہے جیسا کہ آپ سُن چکے کہ نفی حرج ان شرائط کے ساتھ معلق ہے اور یہ بات مفہوم مخالف کے طور پر اس

www.alahazratnetwork.org

---

[1] ردالمحتار مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۳۱۶/۱

عدمها، ووجود البأس لايستلزم البطلان نعم هو مساوق لعدم الجواز بمعنى عدم الحل المجامع لكراهة التحريم، ويؤيد ذلك مانص عليه العلامة الحلبي في الغنية الاختلاف انما هو في الكراهة والافعلى الجواز يعني الصحة الاجماع.

ثم لايذهبن عنك ان الكراهة ههنا للتحريم اذهو الذي يصح تفسير عدم الجواز به كما فعل القاري فافهم وتثبت هذا ماظهرلي وقد بقي خبايا والعبد الضعيف حقق الكلام في هذا المرام في فتاواه الملقبة بالعطايا النبوية في الفتاوى الرضوية وبالله التوفيق.

بات کی مفید ہے کہ جب شرائط معدوم ہوں تو حرج لازم آئے گا اور وجودِ حرج بطلان کو مستلزم نہیں، ہاں وہ مساوی بنے گا عدمِ جواز بمعنی عدمِ حل کا جو کراہتِ تحریمی کو جامع ہے اور اس کی تائید علامہ حلبی کے ان الفاظ سے ہوتی ہے جو غنیہ میں ہیں کہ اختلاف کراہت میں ہے ورنہ جواز یعنی صحت پر اجماع ہے۔

پھر یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہئے کہ یہاں کراہت تحریمی مراد ہے کیونکہ تفسیر عدمِ جواز کی اسی کے ساتھ درست ہوتی ہے جیسا کہ علی قاری نے کیا ہے، خوب سمجھ کر اس پر قائم رہو۔ یہ وہ تفصیل تھی جو مجھ پر واضح ہوئی اور ابھی کچھ گوشے رہ گئے ہیں بندہ ضعیف نے اللہ کی توفیق سے اس مقصد پر اپنے فتاوٰی الملقب بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں تحقیق کی ہے۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

سبحٰن اللہ جبکہ بے احتیاط شافعی کے پیچھے نماز جمہور ائمہ کے نزدیک ناجائز، تو ان مبتدعین متہورین کو اہلِ حق و ہدایت سے کیا نسبت ان کے پیچھے بدرجۂ اولٰی ناجائز و ممنوع تر ہونا چاہئے کما لایخفی۔

تنبیہ: خانیہ و خلاصہ و نہایہ و کفایہ و بحر الفتاوٰی و شرح نقایہ و ہندیہ کے نصوص سُن چکے کہ متعصب شافعی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور اس کی تفسیر گزری کہ متعصب وہ[عہ] جو حنفیہ سے بغض رکھتا ہو، اب غور کر لیجئے کہ غیر مقلدین کو نہ صرف حنفیہ بلکہ تمام مقلدین ائمۂ دین سے کس قدر بغض شدید و کین مدید ہے خصوصاً جو عنایت حضرات حنفیہ خصہم اللہ بالطاف الخفیہ کے ساتھ ہے بیان سے باہر تو ان روایات پر یہ جداگانہ دلیل ہوئی ان کی اقتداء ناجائز ہونے کی،

لكن قال المحقق في الفتح لايخفى ان تعصبه انما يوجب فسقه اهـ[1]

لیکن محقق نے فتح القدیر میں فرمایا یہ مخفی نہ رہے کہ اس کا متعصب ہونا فسق کا موجب و سبب ہے اھ

عہ **اقول** ایسے ہی شافعیہ یا مالکیہ یا حنبلیہ سے بغض رکھنے والا اعنی من براہ اللہ من التعصب کہ اہلِ حق سے بغض نہ رکھے گا مگر بدمذہب اور بدمذہب کے پیچھے نماز ممنوع ۱۲ منہ سلمہ (م)

[1] فتح القدیر باب صلوٰۃ الوتر مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۸۱

اقول قد علمت ان عدم الجواز بمعنی عدم الحل الصادق بکراهۃ التحریم و ان الصلاۃ خلف الفاسق مکروھۃ تحریمیۃ فان اعید الاشکال بما فی الھندیۃ اعدنا الکلام بما قدمنا وح یؤول ھذا الدلیل الی الدلیل الثانی کما لا یخفی و بھذا الحمل تکون الروایات مؤیدات لما حققنا من ان الکراھۃ خلف الفاسق والمبتدع کراھۃ تحریم و اللہ سبحٰنہ بکل شیئ علیم۔

اقول (میں کہتا ہوں) آپ نے پیچھے پڑھ لیا ہے کہ عدمِ جواز بمعنی عدمِ حلت ہے جو کراہتِ تحریمی پر صادق آتا ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے اگر ہندیہ کی عبارت کے ساتھ اشکال کا اعادہ کیا جائے تو ہم سابقہ کلام سامنے لائیں گے تو اس وقت یہ دلیل دوسری دلیل کی طرف لوٹ جائے گی جیسا کہ مخفی نہیں، اور اس حمل کے ساتھ تمام روایات اس تحقیق کی مؤید ہوجائیں گی جو ہم نے کی ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی کراہت مکروہِ تحریمی ہے واللہ سبحٰنہ بکل شیئ علیم۔ (ت)

دلیل چہارم

www.alahazratnetwork.org

حضرت امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جو متکلم ضروریات عقائد کی بحث میں (جن میں لغزش موجبِ کفر ہوتی ہے) یہ چاہے کہ کسی طرح اُس کا مخالف خطا کرجائے وُہ کافر ؎ ہے کہ اُس نے اُس کا

؎ کافر سے یہ مراد کہ اُس پر کفر کا اندیشہ ہے والعیاذ باللہ تعالٰی فی الخلاصۃ سمعت القاضی الامام (یرید الامام الاجل قاضی خاں) ان اراد تخجیل الخصم یکفر قال عندی لایکفر و یخشی علیہ الکفر اھ و قال العلامۃ بدر الرشید الحنفی فی رسالتہ فی کلمات الکفر فی المحیط من رضی بکفر نفسہ فقد کفر اجماعا و بکفر غیرہ

اللہ تعالٰی کی پناہ، خلاصہ میں ہے میں نے قاضی امام (یعنی امام اجل قاضی خاں) سے سُنا کہ اگر کوئی مخالف کو شرمندہ کرنے کا ارادہ رکھتا تو اسے کافر کہا جائے فرمایا اور میرے نزدیک اسے کافر نہ کہا جائے، البتہ اس پر کفر کا خوف و اندیشہ ہے۔ علامہ بدر الرشید حنفی نے اپنے رسالہ میں کلماتِ کفر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ محیط میں ہے وُہ شخص جو اپنی ذات کے کفر پر راضی ہوگیا وُہ کافر ہوگیا یعنی بالاجماع، اور جو کوئی

(باقی اگلے صفحہ پر)

کافر ہونا چاہا اور مسلمان کو مبتلائے کفر چاہنا رضا بالکفر ہے اور رضا بالکفر آپ ہی کفر، علماء فرماتے ہیں ایسے متکلم کے پیچھے نماز جائز نہیں، فتح القدیر میں ہے:

قال صاحب المجتبی واما قول ابی یوسف لا تجوز الصلاۃ خلف المتکلم فیجوز ان یرید الذی قررہ ابوحنیفۃ حین رای ابنہ حمادا یناظر فی الکلام فنھاہ فقال رأیتك تناظر فی الکلام وتنھانی فقال کنا نناظر وکان علی رؤسنا الطیر مخافۃ ان یزل صاحبنا وانتم تناظرون وتریدون زلۃ صاحبکم ومن اراد زلۃ صاحبہ

صاحبِ مجتبیٰ نے فرمایا امام ابویوسف کا قول کہ کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں تو ہوسکتا ہے ان کی مراد وہی ہو جس کو امام ابوحنیفہ نے مقرر رکھا ہے کہ انہوں نے جب اپنے صاحبزادے حماد کو علمِ کلام میں مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا تو اپنے بیٹے کو اس سے منع کیا، بیٹے نے عرض کی میں نے آپ کو علمِ کلام میں مناظرہ کرتے دیکھا ہے اور مجھے آپ اس سے منع کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا ہم اس حال میں مناظرہ کرتے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

www.alahazratnetwork.org

اختلف المشائخ ثم ذکر عن شیخ الاسلام ما حقہ ان یسطر علی الصدور وحاصلہ انہ انما یکون کفرا اذا کان یستحسنہ ثم قال) وقد عثرنا علی روایۃ ابی حنیفۃ ان الرضاء بکفر الغیر کفر من غیر تفصیل اھ قلت وھی ھذہ الروایۃ التی ذکر فی المجتبی قال العلامۃ القاری بعد نقل ما فی رسالۃ البدر الجواب ان روایۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی اذا کانت مجملۃ او عبارتہ مطلقۃ فلنا ان نفصلھا ونقیدھا علی مقتضی القواعد الحنفیۃ اھ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ سلمہ ربہ (م)

غیر کے کفر پر راضی ہُوا اس میں مشائخ کا اختلاف ہے پھر وہاں شیخ الاسلام کے حوالے سے وہ لکھا جو سینوں پر لکھنے کے قابل ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ کفر اس وقت ہے کہ جب اس نے اسے پسند کیا ہو، پھر کہا ہم امام ابوحنیفہ کی اس روایت پر مطلع ہیں جس میں ہے کہ غیر کے کفر پر راضی ہونا کفر ہے بغیر کسی فرق کے اھ میں کہتا ہوں یہی وہ روایت ہے جو مجتبیٰ میں مذکور ہے، علامہ علی قاری نے رسالہ بدر کی عبارت نقل کرنے کے بعد کہا اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جب مجمل ہو یا اس کی عبارت مطلق ہو تو ہم کہتے ہیں ہم اس کی تفصیل کرتے ہیں اور قواعدِ احناف کے مقتضا کے مطابق اسے مقید کرتے ہیں اھ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ سلمہ ربہ (ت)

[1] منح الروض شرح الفقہ الاکبر بحوالہ المحیط فصل فی الکفر مصطفی البابی مصر ص ۱۸۰

فقد اراد کفرہ فھو قد کفر قبل صاحبہ فھذا ھو الخوض المنھی عنہ و ھذا المتکلم لا یجوز الاقتداء بہ[1] انتھی۔

اس سے ڈرتے ہُوئے کہ کہیں ہمارا ساتھی پھسل نہ جائے لیکن تم اپنے ساتھی کو پھسلانے کا ارادہ کرکے نظرہ کرتے ہو اور جو شخص اپنے ساتھی کو پھسلانے کا ارادہ کرے اس نے اس کا کفر چاہا تو وہ اپنے ساتھی سے پہلے کفر کا مرتکب ہُوا، پس ایسا غور و خوض ممنوع ہے اور ایسے کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں انتہی (ت)

جب اُس متکلم کے پیچھے نماز ناجائز ہُوئی جس کے انداز سے کفر غیر پر رضا نکلتی ہے تو یہ صریح متعصبین جن کا اصل مقصود تکفیر مسلمین دن رات اسی میں ساعی رہیں اور جب تقریراً و تحریراً اُس کی تصریحیں کرچکے اور مکابر ہر طرح اپنی ہی بات بالا چاہتا ہے تو قطعاً اُن کی خواہش یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمان کافر ٹھہریں اور شک نہیں کہ اپنے زعمِ باطل میں اس کی طرف کچھ راہ پائیں تو خوش ہوجائیں اور جب بحمد اللہ مسلمانوں کا کفر سے محفوظ ہونا ثابت ہو غم و غصہ کھائیں تو ان کا حکم کس درجہ اشد ہوگا اور ان کی اقتدا کیونکر روا، واللہ الھادی الی طریق الھدی۔

دلیل پنجم

یہاں تک تو ان کے بدعت و فسق و غیرہا کی بنا پر کلام تھا مگر ایک امر اور اشد و اعظم ان کے طائفہ نالفہ سے صادر ہوتا ہے جس کی بنا پر ان کے نفس اسلام میں ہزاروں دقتیں ہیں یہاں تک کہ احادیثِ صریحۂ صحیحہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و اقوال جماہیر فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے ان کا صریح کافر ہونا اور نماز کا ان کے پیچھے محض باطل جانا نکلتا ہے وہ کیا یعنی ان کا تقلید کو شرک اور حنفیہ مالکیہ شافعیہ حنبلیہ علیہم اللہ جمیعاً بالطائفۃ العلیہ سب مقلدانِ ائمہ کو مشرکین کو بتانا کہ یہ صراحۃً مسلمانوں کو کافر کہنا ہے اور پھر ایک کو نہ دو کو لاکھوں کروڑوں کو اور پھر آج ہی کل کے نہیں گیارہ سو برس کے عامہ مومنین کو جن میں بڑے بڑے محبوبانِ حضرت عزت و ارکینِ اُمت و اساطینِ ملت و حملۂ شریعت و کملۂ طریقت تھے رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین ان کے بانی مذہب کے مرجع و مقتدا اور پدرِ نسب و علم و اقتدا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رسالۂ انصاف میں لکھتے ہیں،

بعد المأتین ظھر بینھم التمذھب للمجتھدین باعیانھم وقل من کان

دو صدی کے بعد مسلمانوں میں تقلیدِ شخصی نے ظہور کیا کم کوئی رہا جو ایک امام معین کے مذہب پر

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

لایعتمد علی مذھب مجتھد بعینہ [1] اعتماد نہ کرتا ہو۔ (ت)

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی جن کی میزان وغیرہ تصانیف عالیہ سے امام العصر و دیگر کبرائے طائفہ نے جابجا اسناد کیا اسی میزان میں فرماتے ہیں:

یجب علی المقلد العمل بالارجح من القولین فی مذھبہ مادام لم یصل الٰی معرفۃ ھذہ المیزان من طریق الذوق و الکشف کما علیہ عمل الناس فی کل عصر بخلاف ما اذا وصل الٰی مقام الذوق و رأی جمیع اقوال العلماء و بحور علومھم تنفجر من عین الشریعۃ الاولٰی تبتدئ منھا و تنتھی الیھا فان مثل ھذا لایؤمر بالتعبد بمذھب معین لشھودہ تساوی المذاھب فی الاخذ من عین الشریعۃ اھ ملخصا

یعنی مقلد پر واجب ہے کہ خاص اُسی بات پر عمل کرے جو اُس کے مذہب میں راجح ٹھہری ہو ہر زمانے میں علماء کا اسی پر عمل رہا ہے البتہ جو ولی اللہ ذوق و معرفت کی راہ سے اُس مقامِ کشف تک پہنچ جائے کہ شریعتِ مطہرہ کا پہلا چشمہ جو سب مذاہب ائمہ مجتہدین کا خزانہ ہے اُسے نظر آنے لگے وہاں پہنچ کر وہ تمام اقوال علماء کو مشاہدہ کرے گا کہ اُن کے دریا اُسی چشمے سے نکلے اور اُسی میں پھر آکر گرتے ہیں ایسے شخص پر تقلید شخصی لازم نہ کی جائیگی کہ وُہ تو آنکھوں دیکھ رہا ہے کہ سب مذاہب چشمہ اولٰی سے یکساں فیض لے رہے ہیں اھ ملخصاً۔

یہاں سے ثابت کہ جو پایۂ اجتہاد نہ رکھتا ہو نہ کشف و ولایت کے اس رتبۂ عظمٰی تک پہنچا اُس پر تقلید امام معین قطعاً واجب ہے اور اسی پر ہر زمانے میں علماء کا عمل رہا، یہاں تک امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی نے کتاب مستطاب کیمیائے سعادت میں فرمایا:

مخالفت کردن صاحب مذہب خویش نزدیک ہیچکس [عہ]

اپنے صاحبِ مذہب کی مخالفت کرنا کسی کے نزدیک

عہ اقول وانما ارادالاجماع بعد تقرر المذاھب وظھور التمذھب للائمۃ باعیانھم اذ ھو الصحیح لااضافۃ بین الناس واصحاب

میں کہتا ہوں ان کی مراد تقرر مذاہب اور ظہور تقلید معین ائمہ کے بعد کا اجماع ہے کیونکہ یہی صحیح ہے عام لوگوں اور اصحابِ مذاہب کے درمیان کوئی نسبت نہیں ہے

(باقی برصفحہ آئندہ)

---

[1] رسالہ انصاف مع ترجمہ کشاف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۵۹

[2] المیزان الکبرٰی فصل فان قال قائل فلِم یجب الخ مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۱/ ۱۱

بھی جائز نہیں۔ (ت)

سبحان اللہ جب تقلید شخصی معاذ اللہ کفر و شرک ٹھہری تو تمہارے نزدیک یہ ہر عصر کے علما اور گیارہ[۱۱۰۰] سو برس کے عامۂ مومنین معاذ اللہ سب کفار و مشرکین ہوئے، نہ سہی اعتراف تو اتنا تو اجلی بدیہیات سے ہے جس کا انکار آفتاب کا انکار کہ صدیا برس سے لاکھوں اولیا، علما، محدثین، فقہا عامۂ اہلسنت واصحاب حق و ہدیٰ غاشیۂ تقلید ائمہ اربعہ اپنے دوش ہمت پر اٹھائے ہوئے ہیں جسے دیکھو کوئی حنفی، کوئی شافعی، کوئی مالکی، کوئی حنبلی یہاں تک کہ فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت ان چار مذہب میں منحصر ہوگیا جیسا کہ اُس کی نقل سید علامہ احمد مصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے شروع دلیل اول میں گزری اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہ معتمدین و مستندین طائفہ سے ہیں تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

اہل السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ اوالاربعۃ علی اربعۃ مذاھب ولم یبق مذھب فی فروع المسائل سوی ھذہ الاربعۃ۔[۲]

اہل سنت تین چار قرن کے بعد ان چار مذاہب پر منقسم ہوگئے اور فروع مسائل میں ان مذاہب اربعہ کے سوا کوئی مذہب باقی نہ رہا۔

طبقات حنفیہ وطبقات شافعیہ وغیرہما تصانیف علما دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ ان چاروں مذہب کے مقلدین کیسے کیسے ائمہ ہدیٰ واکابر محبوبان خدا گزرے جنھوں نے ہمیشہ اپنے آپ کو مثلاً حنفی یا شافعی کہا اور ہمیشہ اسی لقب سے یاد کئے گئے اور ہمیشہ اپنے ہی مذہب پر فتوے دیے اور ہمیشہ اسی کی ترویج میں دفتر لکھے یہ سب تو معاذ اللہ تمہارے نزدیک چنیں وچناں ہوئے۔ جانے دو عمل نہ سہی قول تو مانو گے اُن جماعات کثیرہ علماء کو کیا جانو گے جنھوں نے تقلید شخصی کے حکم دیے اور یہی اُن کا مذہب منقول ہوا، امام مرشد الانام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

المذاھب کما لایخفی وعدم الاعتداد فی دعوی الاتفاق بمن شذ و ندر وکثیر مشتھر کما لایخفی علی ذی بصر ۱۲ منہ (م)

جیسا کہ واضح ہے اور دعوی اتفاق میں شاذونادر کا اعتبار نہ کرنا کثیر ومشہور ہے جیسا کہ صاحب بصیرت پر مخفی نہیں ۱۲ منہ (ت)

---

[۱] کیمیائے سعادت اصل نہم امر بمعروف ونہی از منکر مطبوعہ انتشارات گنجینہ تہران، ایران ص ۳۹۵

[۲] تفسیر مظہری مسئلہ اذا صح الحدیث علی خلاف مذہبہ الخ ادارہ اشاعت العلوم دہلی ۲/ ۶۴

محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

مخالفتہ للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین[1]۔

تمام مفتی فاضلوں کا اجماع ہے کہ مقلد کا اپنے امام مذہب کی مخالفت کرنا شنیع و واجب الانکار ہے۔

شرح نقایہ میں کشف اصول امام بزدوی سے منقول:

من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا[2]۔

یعنی جن کے نزدیک مسائل نزاعیہ میں حق متعدد ہے کہ ایک شے جو مثلاً ایک مذہب میں حلال دوسرے میں حرام ہو تو وہ عنداللہ حلال بھی ہے اور حرام بھی، وہ تو عامی کو اختیار دیتے ہیں کہ ہر مذہب سے جو چاہے اخذ کرلے یہ مذہب معتزلہ وغیرہم کا ہے اور جو حق کو واحد مانتے ہیں وہ عامی پر امام معین کی تقلید واجب کرتے ہیں یہ مذہب ہمارے علما وغیرہم کا ہے۔

علامہ زین بن نجیم مصری صاحب بحر الرائق و اشباہ وغیرہما رسالۂ کبائر و صغائر میں فرماتے ہیں:

اما الکبائر فقالوا ہی بعد الکفر الزنا واللواطۃ وشرب الخمر ومخالفۃ المقلد حکم مقلدہ[3] اھ مختصرا

یعنی کبیرہ گناہ علما نے یوں گنائے کہ عیاذاً باللہ سب میں پہلے تو کفر ہے پھر زنا و اغلام و شراب خوری اور مقلد کا اپنے امام کی مخالفت کرنا اھ مختصرا

ملل ونحل میں ہے:

علماء الفریقین لم یجوزوا ان یأخذ العامی الحنفی الا بمذہب ابی حنیفۃ والعامی الشفعوی الا بمذہب الشافعی[4]۔

دونوں فریق کے علما یہ جائز نہیں رکھتے کہ عامی حنفی مذہب ابوحنیفہ یا عامی شافعی مذہب شافعی کے سوا دوسرے مذہب پر عمل کرے۔

شاہ ولی اللہ عقد الجید میں لکھتے ہیں:

المرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب

فقہا کے نزدیک ترجیح اسے ہے کہ عامی جو ایک مذہب

---

[1] احیاء العلوم الباب الثانی فی ارکان الامر الخ مطبوعہ مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ مصر ۲/۳۲۶

[2] جامع الرموز (شرح نقایہ) کتاب الکراہیۃ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۳/۳۲۷

[3] الرسائل الفقہیہ لمؤلف الاشباہ مع الاشباہ الخ الرسالۃ الرابعۃ والثلاثون الخ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۲/۹۰۷ ۹۲

[4] الملل والنحل حکم الاجتہاد والتقلید الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۲۰۵

الی مذھب لہ مذھب فلا تجوز لہ مخالفتہ۔[1] کی طرف انتساب رکھتا ہے وہ مذہب اُس کا ہو چکا اُسے اُس کا خلاف جائز نہیں۔

اب فرمائیے تمام مفتی فاضل جن سے امام غزالی ناقل کہ ترک تقلید شخصی کو منکر و ناروا بتاتے۔ اکابر ائمہ جن کے قول سے کشف کا شف کہ تقلید امام معین کو واجب ٹھہراتے مشائخ کرام جن کے سحاب کلام صاحب بحر منعترف کہ ترک تقلید شخصی کو گناہِ کبیرہ کہتے، علمائے فریقین و فقہائے عظام جن سے ملل ونحل و شاہ ولی اللہ حاکی کہ تقلید معین کی مخالفت ناجائز رکھتے۔ یہ سب تو معاذ اللہ تمہارے طور پر صریح کفار و مشرکین ٹھہرے۔ اس سے بھی درگزر کرو اُن ائمہ دین کی خدماتِ عالیہ میں کیا اعتقاد ہے جنھوں نے خود اپنی تصانیف جلیلہ و کلماتِ جمیلہ میں وجوب تقلید معین وغیرہ اُن باتوں کی صاف صریح تصریحیں فرمائیں جو تمہارے مذہب پر خالص کفر و شرک ہیں اُن سب کو تو نام بنام بتعیین اسم (خاک بدہانِ گستاخاں) معاذ اللہ کافر و مشرک کہنے گا۔ یہ موجز رسالہ کو اطلاع اہلِ حق کے لئے ایک مختصر فتویٰ ہے جو اپنے منصب یعنی اظہار حکم فقہی کو بنہج احسن ادا کر چکا اور کرتا ہے اس میں اُن اقوالِ وافرہ و نصوصِ متکاثرہ کی گنجائش کہاں۔ مگر ان شاء اللہ العظیم توفیق ربانی مساعدت فرمائے تو فقیر ایک جامع رسالہ اس باب میں ترتیب دینے والا ہے جو اُن اقوالِ کثیرہ سے جملہ صالحہ کو ایک نئے طرز پر جلوہ دے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ غیر مقلدین کے اصولِ مذہبی کو اُن کے مستندین ہی کے کلماتِ مستندہ سے ایک ایک کر کے مستاصل کرے گا۔ میں یہاں صرف اُن ائمہ دین و علمائے مستندین کے چند اسماء شمار کرتا ہوں جو خاص اپنے ارشادات و تصریحات کے رُو سے مذہبِ غیر مقلدین پر کافر و مشرک ٹھہرے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اُن میں سے ہیں:

امام[1] ابوبکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد، امام[2] ابن السمعانی، امام[3] کیا ہراسی، امام[4] اجل امام الحرمین، امام[5] محمد محمد محمد غزالی، امام[6] برہان الدین صاحب ہدایہ، امام[7] طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری صاحب خلاصہ، امام[8] کمال الدین محمد بن الہمام، امام[9] علی خواص، امام[10] عبد الوہاب شعرانی، امام[11] شیخ الاسلام زکریا انصاری، امام[12] ابن حجر مکی، علامہ[13] ابن کمال باشا صاحب ایضاح و اصلاح، علامہ[14] علی بن سلطان محمد قاری مکی، علامہ[15] شمس الدین محمد شارح نقایہ، علامہ[16] زین الدین مصری صاحب بحر، علامہ[17] عمر بن نجیم مصری صاحب نہر، علامہ[18] محمد بن عبد اللہ غزی تمرتاشی صاحب تنویر الابصار، علامہ[19] خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ، علامہ[20] سیدی احمد حموی صاحب غمز، علامہ[21] محمد بن علی دمشقی صاحب در و خزائن، علامہ[22] عبد الباقی زرقانی شارح مواہب، علامہ[23] برہان الدین ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن حسین حسینی صاحب جواہر اخلاطی، علامہ[24] شیخ محقق

---

[1] عقد الجید باب پنجم اقسام مقلد مطبوعہ قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ص ۱۵۰

مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی، علامہ[25] احمد شریف مصری طحطاوی، علامہ[26] آفندی امین الدین محمد شامی، صاحب[27] علیہ، صاحب[28] سراجیہ، صاحب[29] جواہر، صاحب[30] مصفّٰی، صاحب[31] ادب المقال، صاحب[32] تاتارخانیہ، صاحب[33] مجمع، صاحب[34] کشف، مؤلفان[35] عالمگیریہ کہ باقرارِ مؤلف امدادِ المسلمین پانسو علما تھے، یہاں تک کہ جناب شیخ[36] مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ[37]، شاہ[38] عبدالعزیز صاحب، قاضی[39] ثناء اللہ پانی پتی، حتّٰی کہ خود میاں[40] نذیر حسین دہلوی اور اُن کے اتباع و مقلدین مگریوں کہ فاٰتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا[1] (تو اللہ کا حکم انکے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا۔ ت) والحمد للہ رب العٰلمین۔

اور لطف یہ ہے کہ ان میں وہ بھی ہیں جن سے خود امام العصر و دیگر متکلمین طائفہ نے براہِ جہالت و تجاہل استناد کیا اور اُن کے اقوالِ باہرہ و کلماتِ قاہرہ کو جو اصولِ طائفہ کے صریح بیخکن تھے دامنِ عیاری میں چھپالیا،[41] اِن شاء اللہ تعالٰی اُس رسالہ میں یہ بھی ثابت کروں گا کہ علمائے سلف سے ان کے استناد محض مغالطہ و تلبیسِ عوام ہیں، ان کے مذہب کو اُن سے اصلاً علاقہ نہیں بلکہ خود ہی اقوال جنھیں اپنی سند ٹھہراتے ہیں ان کے اصولِ مذہب کی بنیاد گراتے ہیں مگر حضرات کو موافق و مخالف کی تمیز نہیں یا ہے تو قصداً اغوائے جہال کو سبز باغ دکھاتے ہیں۔ میں[42] بحول اللہ تعالٰی اُس رسالے میں یہ بھی تنبیہ کروں گا کہ اپنے مباحثہ میں ان حضرات کا تقلید شخصی کے وجوب و عدمِ وجوب کی بحث چھیڑ دینا نرا کید و فریب و تلبیس بدزیب ہے کہ اہلِ تعیین و اصحابِ تخییر دونوں فریق جوازِ تعیین و عدمِ حرج کو تسلیم کئے ہوئے ہیں جن کے نزدیک سرے سے تقلید شرک و کفر اُن کے مسلک سے اسے کیا تعلق، وہ امرِ ابتدائی یعنی عدمِ شرک و جواز کو طے کرلیں اُس کے بعد آگے چلیں، یہ چالاک لوگ اپنے لئے راہ آسان کرنے کو اِدھر سے اُدھر طفرہ کر جاتے ہیں اور ہماری طرف کے ذی علم ارحنا اللعنان اُس میں گفتگو کرنے لگتے ہیں حالانکہ گربہ کشتن روزِ اول باید، ابتداءً ان ہوشیاروں کی راہ روکا چاہیے کہ پہلے شرک پھر حرمت سے جان بچا لیجئے اُس کے بعد آگے قصد کیجئے۔ فریقین کے اقوال ان حضرات کے رَد میں یک دل و یک زبان، اور طرفین کے علما ان کے زعم پر معاذ اللہ مشرک و گمراہ ہوتے ہیں یکساں، بلکہ میں بفضلہ تعالٰی ثابت کروں گا کہ اقوالِ تخییر ان کی ردّ و تکذیب میں اتم و اکمل ہیں پھر اُن سے استناد یا اُن کا تذکرہ عجب تماشا ہے، میں[43] بعونہ یہ بھی واضح کروں گا کہ ان حضرات کو ابھی خود اپنا ہی مسلک منقح نہیں ہوا ہے متناقض کلام متخالف احکام نکلتے اور جہاں جیسا موقع پاتے ہیں ویسا ہی بیان کر جاتے ہیں، دعوے میں کچھ دلیل میں کچھ اعتراض میں کچھ جواب میں کچھ، کبھی ایک پائے پر قرار نہیں کرتے اور بیشک تمام اہلِ بدعت کا یہی وتیرہ ہے خصوصاً جو

---

[1] القرآن ۵۹/۲

اس قدر تو پیدا ہو کہ آخر جتنے جمتے ایک زمانہ چاہیے۔ میں یہاں اصل نزاع کی بحث و تحقیق میں نہیں ان کے اقتدا کا حکم واضح کرنا ہے لہذا اُس کی طرف رجوع مناسب۔

بالجملہ اصلا محل شبہ نہیں ان صاحبوں نے تقلید کو شرک و کفر اور مقلدین کو کافر و مشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء اولیا و صلحا و اصفیا بلکہ امتِ مرحومہ محمدیہ علٰی مولٰیہا وعلیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے دس حصوں سے نَو کو علی الاعلان کافر و مشرک ٹھہرایا۔ وہی علامہ شامی قدس سرہ السامی کا ان کے اکابر کی نسبت ارشاد کہ اپنے طائفہ تالفہ کے سوا تمام عالم کو مشرک کہتے اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر احادیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے اور طرفہ یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوٰی ہے امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی والفظ لمسلم (الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔ ت) حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ[1] — یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو اُن دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

www.alahazratnetwork.org

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما[2] — جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو "یا کافر" کہے تو اُن دونوں میں ایک کا رجوع اس طرف بیشک ہو۔

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من دعا رجلا بالکفر اوقال عدو اللہ ولیس کذلک الاحار علیہ[3] ولا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا — جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر

---

[1] صحیح مسلم باب بیان حال ایمان الخ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۵۷

[2] صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱

[3] صحیح مسلم باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۵۷

ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک[1]۔ ھذا مختصرًا۔ — طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔ یہ اختصاراً ہے۔

امام ابن حبان اپنی صحیح مسمّٰی بالتقاسیم والانواع میں بسندِ صحیح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما اکفر رجل رجلا قط الاباء بھا احدھما ان کان کافرا والا کفر بتکفیرہ[2]۔ — یعنی کبھی ایسا نہ ہُوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وُہ دونوں اُس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور پڑے گی اگر وُہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اُسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔

علما فرماتے ہیں یُوں ہی کسی کو مشرک یا زندیق یا ملحد یا منافق کہنا۔ علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیرِ حدیث ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بالکفر باللہ تعالٰی او الشرک بہ وکذلک بالزندقۃ والالحاد والنفاق الکفری[3] اھ ملخصًا — کسی شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ اس نے اللہ تعالٰی کے ساتھ کفر کیا یا شرک کیا اسی طرح زندیق الحاد اور نفاق کفری کی نسبت کرکے پکارا (تو خود کافر ہوجائیگا) اھ تلخیصًا (ت)

اور زیرِ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرمایا:

کذلک یا مشرک ونحوہ[4] (اسی طرح اسے مشرک وغیرہ کہا تو مشرک ہوجائے گا۔ ت)

اقول وباللہ التوفیق یہ معنی خود انھیں احادیث سے ثابت کہ ہر مشرک عدو اللہ ہے اور عدو اللہ کہنے کا حکم خود حدیث میں مصرح، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تصریح فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو بہت بدتر بلکہ اخبث اقسامِ کفار سے ہے تو عمومًا یا کافر میں بھی دخول اولٰی رکھتا ہے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالٰی، وجہ اس پلٹنے کی جس طرح اربابِ قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے ع

ترک و ہند در من آں بیند کہ اوست

(ترک اور ہند مجھ میں وہی دیکھتا ہے جو اس میں ہے)

---

[1] صحیح البخاری کتاب الادب باب ماینھی عن السباب واللعن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۹۳

[2] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان من اکفر انسانا الخ حدیث ۲۴۸ ” مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۴۱۰

[3] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب ” مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۱۱

[4] ” ” ” العاشر من الانواع الستین السب الخ ” ” ” ” ” ” ” ۲/۲۳۶

www.alahazratnetwork.org

المرؤ یقیس علی نفسہ (انسان دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے۔ ت) جب اُس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقۃً یہ اوصاف ذمیمہ اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اُس آئینۂ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اُس کریہ بدنما شکل کو آئینۂ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامنِ آئینہ اس لوث وغبار سے صاف ومنزّہ ہے۔ یہ تو حدیث تھی جو بحکم یقولون من خیر قول البریۃ (وہ ساری مخلوق سے بہتر کا قول کہتے ہیں۔ ت) ان کا زبانی وظیفہ ہے اور دل کا وہی حال جو حدیث میں ارشاد فرمایا: لایجاوز تراقیھم (ان کے حلق سے (اسلام) تجاوز نہیں کرے گا۔ ت)

اب فقہ کی طرف چلئے بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامۂ علمائے بلخ وبعض ائمۂ بخارا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم احادیثِ مذکورہ پر نظر فرماکر اس حکم کو یوں ہی مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجبِ کفر جانتے ہیں۔

سیدی اسمٰعیل نابلسی شرح درر وغرر مولٰی خسرو میں فرماتے ہیں:

لوقال للمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ھذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ[1] الخ ملخصا

اگر کسی نے مسلمان کو کافر کہا تو فقیہ ابوبکر اعمش اسے کافر قرار دیتے، اور مشائخ بلخ میں سے دوسرے علماء کافر نہیں کہتے۔ اتفاقاً یہ مسئلہ بخارا میں پیش آیا اور بعض ائمہ بخارا نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا تو یہ جواب واپس بلخ بیا (یعنی کافر کہا جائیگا) تو جس جس فقیہ نے ابوبکر اعمش کے خلاف فتوٰی دیا تھا انھوں نے ان کے قول کی طرف رجوع کرلیا اھ ملخصا (ت)

رسالۂ علامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے:

فرجع الکل الی فتاوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم[2]

تمام علماء نے ابوبکر بلخی کے اس فتوٰی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس طرح گالی دینے والے کو کافر قرار دیا (ت)

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے:

وینبغی ان لایکفر علی قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخارا[3]۔

ابو اللیث اور بعض ائمۂ بخارا کے قول پر مناسب یہ ہے کہ کافر نہ کہا جائے۔ (ت)

---

[1] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۱۲

[2] شرح فقہ اکبر لملا علی قاری فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ " مصطفی البابی مصر ص ۱۸۱

[3] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب " مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۱۲

اور مذہب صحیح ومعتمد ومرجح فقہائے کرام میں تفصیل ہے کہ اگر بطور سب ودشنام بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بیباکوں بے قیدوں کو خر بے لجام وسگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہو جائے گا۔ فتاوٰی ذخیرہ وفصول عمادی وشرح درر وغرر وشرح نقایہ برجندی وشرح نقایہ قہستانی ونہر الفائق وشرح وہبانیہ علامہ عبدالبر و درمختار وحدیقہ ندیہ وجواہر اخلاطی وفتاوٰی عالمگیری وردالمحتار وغیرہا کتب معتمدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب مختار ومختار للفتوی ومفتی بہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وُہ کافر ہے۔

اقول وباللہ التوفیق توضیح اس دلیل کی علی حسب مرامھم (ان کے مقاصد کے مطابق۔ت) یہ ہے کہ کافر نہیں مگر وہ جس کا دین کفر ہے اور کوئی آدمی دین سے خالی نہیں، نہ ایک شخص کے ایک وقت میں دو دین ہوسکیں،

فان الکفر والاسلام علی طرفی النقیض بالنسبۃ الی الانسان لایجتمعان ابدا ولایرتفعان قال تعالٰی اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوْرًا ۝ [1] وقال تعالٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ [2]۔

کیونکہ کفر اور اسلام ایک انسان کی بنسبت نقیض کی دو طرفوں میں نہ تو یہ ہمیشہ جمع ہوسکتے ہیں اور نہ ہی مرتفع۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد گرامی ہے: یا وہ شاکر ہوگا یا کافر۔ دوسرے مقام پر فرمایا: اور ہم نے ایک آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ (ت)

اب جو یہ شخص مثلاً زید مومن کو کافر کہتا ہے اس کے یہ معنے کہ اس کا دین کفر ہے اور زید واقع میں بیشک ایک دین سے متصف ہے جس کے ساتھ دوسرا دین ہو نہیں سکتا تو لاجرم یہ خاص اُسی دین کو کفر بتا رہا ہے جس سے زید اتصاف رکھتا ہے اور وُہ دین نہیں مگر اسلام تو بالضرورۃ اس نے دینِ اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو دینِ اسلام کو کفر قرار دے قطعاً کافر۔ اب عبارات علماء سُنئے، ہندیہ میں ہے:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولایعتقدہ کافرا لایکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بھذا بناءً علی

اس قسم کے مسائل میں فتوٰی کے لئے مختار یہ ہے کہ ان اقوال کا قائل اگر مراد گالی لیتا ہے اور اسے اعتقاداً کافر نہیں گردانتا تو وہ کافر نہیں اور اگر اسے اعتقاداً کافر گردانتے ہوئے اسے کافر کہتا ہے تو پھر یہ کفر ہوگا کذا فی

---

[1] القرآن ۷۶/۳

[2] القرآن ۳۳/۴

اعتقادہ انہ کافر یکفر کذا فی الذخیرۃ[1] انتھی زاد الشامی عن النھر عن الذخیرۃ لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا[2]۔

الذخیرۃ انتھی، شامی نے نہر کے حوالے سے ذخیرہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کیونکہ وُہ ایک مسلمان کو کافر مان رہا ہے گویا اس نے دینِ اسلام کو کفر گردانا ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے:

عزر الشاتم بیاکافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا بہ یفتی[3]۔

"یا کافر" کے ساتھ گالی دینے والے پر تعزیر نافذ کی جائے گی، کیا وُہ شخص کافر ہوگا جو مسلمان کو کافر گردانتا ہے؟ ہاں وہ کافر ہوگا اور اگر کافر نہیں گردانتا تو کافر نہیں، اسی پر فتوٰی ہے (ت)

علامہ ابراہیم اخلاطی نے فرمایا:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل اذا اراد بہ الشتم لایکفر و اذا اعتقد کفر المخاطب یکفر لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد ان دین الاسلام کفر ومن اعتقد ھذا فھو کافر[4]۔

ان مسائل میں مختار اور مفتی بہ یہی ہے کہ اگر قائل نے اس سے گالی مراد لی تو کافر نہیں ہوگا اور جب مخاطب کو کافر جانے گا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ جب اس نے ایک مسلمان کو کافر جانا تو گویا اس نے دینِ اسلام کو کفر جانا اور جو ایسی بات کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہوتا ہے۔ (ت)

علامہ عبدالعلی نے شرح مختصر الوقایہ میں فرمایا:

قد اختلف فی کفر من ینسب مسلما الی الکفر ففی الفصول العمادیۃ اذا قال لغیرہ یاکافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول یکفر القائل وقال غیرہ لایکفر

اس شخص کے کفر کے بارے میں اختلاف ہے جس نے کسی مسلمان کی کفر کی طرف نسبت کی، فصول عمادیہ میں ہے جب کسی نے غیر کو "یا کافر" کہا تو فقیہ ابوبکر اعمش ایسے شخص کو کافر جانتے لیکن دیگر علماء کافر نہیں جانتے،

---

[1] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین مطلب موجبات الکفر الخ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۷۸

[2] ردالمحتار باب التعزیر " مصطفی البابی مصر ۳/۲۰۱

[3] درمختار " " مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۲۷

[4] جواہر اخلاطی کتاب السیر فصل فی الجہاد (قلمی نسخہ) ص ۶۹

والمختار للفتوی فی جنس هذہ المسائل[1] الخ ذکر مثل ما مر عن الذخیرۃ نقل الهندیة والنهر معاً سواءً بسواء۔

اور مختار مفتی بہ ایسے مسائل میں یہ ہے الخ گزشتہ عبارت کے مطابق ذخیرہ سے ہندیہ اور نہر دونوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ (ت)

علامہ شمس الدین محمد نے جامع الرموز میں فرمایا:

المختار انه لو اعتقد هذا الخطاب شتماً لم یکفر ولو اعتقد المخاطب کافراً کفر لانه اعتقد الاسلام کفرا کما فی العمادی وما فی المواقف انه لم یکفر بالاجماع ارید به اجماع المتکلمین[2]۔

مختار یہ ہے کہ اگر اس خطاب سے گالی کا اعتقاد رکھتا ہے تو کفر نہیں اور اگر مخاطب کو کافر جانتا ہے تو کفر ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس نے اسلام کو کفر جانا ہے، جیسا کہ عمادی میں ہے۔ اور مواقف میں جو آیا ہے کہ وہ بالاجماع کافر نہیں، تو اس سے اجماعِ متکلمین مراد ہے۔ (ت)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

قذف مسلما بیا کافر وار اد الشتم ولا یعتقدہ کفرا فانه یعزر ولا یکفر ولو اعتقد المخاطب کافرا کفر لانه اعتقد الاسلام کفرا[3]۔

اگر کسی نے کسی مسلمان کو "یا کافر" کہہ کر تہمت لگائی اور مراد گالی ہو اسے کافر نہ جانتا ہو تو ایسی صورت میں اس پر تعزیر نافذ کی جائے گی مگر کافر نہ ہوگا، اور اگر مخاطب کو کافر جانتا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

علامہ عبدالغنی شرح طریقہ محمدیہ میں احکام سے ناقل:

المختار للفتوی (فذکر عین ما مر عن البرجندی وزاد) ومن اعتقد ان دین الاسلام کفر کفر[4]۔

مختار للفتوٰی یہ ہے (پھر بعینہٖ وہی ذکر کیا جو برجندی سے گزرا ہے اور یہ اضافہ کیا) اور جس کا یہ اعتقاد ہو کہ دین اسلام کفر ہے وہ کافر ہو گیا۔ (ت)

---

[1] شرح نقایہ برجندی کتاب الحدود مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۴/۶۸
[2] جامع الرموز فصل من قذف ؍؍ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/۵۳۵
[3] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی التعزیر ؍؍ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۱۰
[4] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۱۲

اس مذہب مفتیٰ بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ کو سخت دقت کہ یہ قطعاً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے اور اپنی تصانیف میں لکھتے اور اس پر فتوے دیتے ہیں تو باتفاق ہر دو مذہب ان کا کافر ہونا لازم اور ان کے پیچھے نماز ایسی جیسے کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو کے پیچھے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحٰن اللہ کہ کرد کہ نیافت چاہ کن را چاہ در راہ، مسلمانوں کو ناحق مشرک کہا تھا احادیث صحیحہ و مذاہب ائمہ کرام و فقہائے عظام پر خود انھیں کے ایمان کے لالے پڑ گئے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را | چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ماذا اخاضك یا مغرور فی الخطر | حتی ھلکت فلیت النمل لم تطر

(تُو نے دیکھا کہ پروانہ کے خونِ ناحق نے شمع کو اس طرح اماں نہیں دی کہ وہ رات کو سحر کرے،
اے مغرور! کس چیز نے تجھے خطرے میں ڈال دیا حتی کہ تُو ہلاک ہوا کاش چیونٹی نہ اُڑتی!)

مگر حاش للہ ہم پھر بھی دامنِ احتیاط ہاتھ سے نہ دیں گے اور یہ ہزار بیبوجا ہیں کہیں ہم زنہار ان کو کفار نہ کہیں گے ہاں ہاں یُوں کہتے ہیں اور خدا و رسول کے حضور کہیں یہ لوگ تم ہیں خاطی ہیں ظالم ہیں بدعتی ہیں ضال ہیں مضل ہیں غوی ہیں مبطل ہیں مگر بہیات کافر نہیں مشرک نہیں اتنے بدراہ نہیں، اپنی جانوں کے دشمن ہیں عدو اللہ نہیں، ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

www.alahazratnetwork.org

کفوا عن اھل لا الٰہ الا اللہ لا تکفروھم بذنب، فمن اکفر اھل لا الٰہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب[1] اخرجہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود کفر سے نزدیک تر ہے۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور مروی کہ[2] فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ ولا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل[2] الحدیث۔ اخرجہ

یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرہ اسلام سے خارج نہ بتائیں

---

[1] المعجم الکبیر مروی از عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۲/۲۷۲

[2] سنن ابی داود کتاب الجہاد باب فی الغزو مع ائمۃ الجور " آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۴۳

ابوداود عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

الحدیث۔ اسے ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور وارد[1] کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الاسلام یعلو ولا یعلٰی[1]۔ اخرجہ الدارقطنی والبیھقی والضیاء عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں۔ اسے دارقطنی، بیہقی اور ضیاء مقدسی نے حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور مذکور[2] کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لا نکفر واحدا من اھل القبلۃ[2]۔ اخرجہ العقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اہلِ قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔ اسے عقیلی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

ہمیں اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہ حدیثیں اور اپنے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد:

ولا نکفر احدا من اھل القبلۃ[3]۔

اہلِ قبلہ سے کسی کو ہم کافر نہیں کہتے۔ (ت)

اور اپنے علمائے محققین کا فرمانا لایخرج الانسان من الاسلام الا جحود ما ادخلہ فیہ (انسان کو اسلام سے کوئی چیز خارج نہیں کرسکتی مگر اس شے کا انکار جس نے اسے اسلام میں داخل کیا تھا۔ ت) یاد ہے اور جب تک تاویل وتوجیہ کی سب قابل احتمال ضعیف راہیں بھی بند نہ ہوجائیں مدعیِ اسلام کی تکفیر سے گریز چاہیے، پھر ان چاروں حدیثوں میں بھی مثل احادیث اربعہ سابقہ صلاح ودیانت طائفہ کے لئے پُورا مرثیہ اور انھیں سے ظاہر کہ یہ مدعیان عمل بالحدیث کہاں تک ہوائے نفس کو پالتے اور اس کے آگے کیسی کیسی احادیث کو پس پشت ڈالتے ہیں ھذا

واقول یظھر للعبد الضعیف غفر اللہ تعالٰی لہ ان ھھنا فی کلمات العلماء اطلاقا فی موضع التقیید کما ھو داب کثیر من المصنفین فی غیر ما مقام وانما محل الاکفار باکفار المسلم اذا کان ذلک

میں کہتا ہوں عبدِ ضعیف، اللہ تعالٰی اس کی بخشش فرمائے، پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ یہاں مقامِ تقیید میں عباراتِ علماء میں اطلاق ہے جیسا کہ بہت سے مقام پر اکثر مصنفین کا یہی طریقہ دیکھا گیا ہے کسی کو کسی مسلمان کے کافر قرار دینے پر اس وقت

www.alahazratnetwork.org

---

[1] سنن الدارقطنی باب المھر مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۳/ ۲۵۲

صحیح البخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۸۰

[2] کنز العمال بحوالہ (طس عن عائشہ) حدیث ۱۰۰۸ مطبوعہ مکتبۃ التراث الاسلامی ۱/ ۲۱۵

[3] شرح فقہ اکبر عدم جواز تکفیر اہل القبلۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص ۱۵۵

لا عن شبهة او تأویل والا فلا فانه مسلم بظاهره ولم نؤمر بشق القلوب و التطلع الی اماکن الغیوب ولم نعثر منه علی انکار شیئ من ضروریات الدین فکیف یهجم علی نظیر ماهجم علیه ذلك السفیه هذا هو التحقیق عند الفقهاء الکرام ایضا یذعن بذلك من احاط بکلامهم واطلع علی مرامهم رحمة الله تعالٰی علیهم اجمعین الاتری ان الخوارج خذلهم الله تعالٰی قد اکفروا امیر المؤمنین ومولی المسلمین علیا رضی الله تعالٰی عنه ثم هم عندنا لایکفرون کمانص علیه فی الدر المختار والبحر الرائق ورد المحتار وغیرها من معتبرات الاسفار واما مامر من تقریر الدلیل علی التکفیر فانت تعلم ان لازم المذهب لیس بمذهب واما الاحادیث فمؤلة عند المحققین کماذکره الشراح الکرام **اقول** ومن ادل دلیل علیه قوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی الحدیث المار فهوالی الکفر اقرب فلم یسمه کافرا و انما قربه الی الکفر لان الاجتراء علی الله تعالٰی بمثل ذلك قد یکون یرید الکفر والعیاذ بالله رب العٰلمین ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

کافر قرار دیا جاسکتا ہے جب اس میں کوئی تاویل و شُبہ نہ ہو ورنہ اگر ایک وہاں شبہ ہوسکتا ہو تو کافر نہیں ہوگا کیونکہ جب وہ بظاہر مسلمان ہے تو ہم دل پھاڑ کر دیکھنے اور امورِ غیبیہ پر مطلع ہونے کے پابند نہیں اور نہ ہی ہم اس کے کسی ایسے عمل پر مطلع ہوئے ہیں جو ضروریاتِ دین کے انکار میں سے ہو اور ہم اس طرح اس پر حملہ آور کیسے ہوسکتے جس طرح وہ بیوقوف کسی دوسرے پر ہُوا ہے، فقہاء کرام کی یہی تحقیق ہے نیز ہر اس شخص کو بھی اس بات کا اذعان حاصل ہوگا جس نے فقہاء رحمہ اللہ علیہم اجمعین کے کلام کا احاطہ کیا اور ان کے مدعاسے آگاہ ہوا ہو، کیا آپ نہیں جانتے کہ خوارج (اللہ انھیں رسوا کرے) نے امیر المومنین مولائے مسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کافر قرار دیا پھر وہ ہمارے نزدیک کافر نہیں، جیساکہ اس پر دُرمختار، بحرالرائق، ردالمحتار اور دیگر معتبر کتب میں تصریح ہے اور جو تکفیر پر تقریرِ دلیل گزری ہے آپ جانتے ہیں لازم مذہب مذہب نہیں ہوتا، رہا معاملہ احادیث کا تو وہ محققین کے ہاں مؤول ہیں اپنے ظاہر پر نہیں جیساکہ شارحین کرام نے ذکر کیا ہے **اقول** (میں کہتا ہوں) سب سے قوی دلیل نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گزشتہ ارشادِ گرامی ہے کہ وُہ کفر کے زیادہ قریب ہے آپ نے اسے کافر نہیں فرمایا قریبِ کفر فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ایسا عمل اللہ تعالٰی کے سامنے جراءت و دلیری ہے کیونکہ ان جیسے الفاظ سے بعض اوقات کفر مراد ہوتا ہے رب العٰلمین اپنی پناہ عطا فرمائے (ت)

خیر تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ یہ حضرات غیر مقلدین وسائر اخلاف طوائف نجدیہ مسلمانوں کو ناحق کافر و مشرک ٹھہرا کر ہزار ہا اکابر ائمہ کے طور پر کافر ہو گئے اس قدر مصیبت ان پر کیا کم ہے والعیاذ باللہ سبحٰنہ و تعالٰی، علامہ ابنِ حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

انہ یصیر مرتدا علی قول جماعۃ وکفی بھذا خسارا وتفریطا۔[1]

ایک جماعت کے قول کے مطابق یہ مرتد ہو گیا اور یہ خسارے اور کمی میں کافی ہے (ت)

تو بحکم شرع ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم، اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔

فی الدر المختار عن شرح الوھبانیۃ للعلامۃ حسن الشرنبلالی مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح فاولادہ اولاد زنی ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح۔[2]

درمختار میں علامہ حسن شرنبلالی کی شرح الوہبانیہ کے حوالے سے ہے جس سے بالاتفاق کفر لازم آئے اسکی وجہ سے ہر عمل باطل، اسی طرح نکاح باطل، اور اس کی اولاد زنا کی اولاد ہوگی اور جس کے کافر ہونے میں اختلاف ہو اس پر استغفار، توبہ اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے۔ (ت)

اہلسنّت کو چاہیے اُن سے بہت پرہیز رکھیں ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں، اپنے معاملات میں اُنھیں شریک نہ کریں، ہم اوپر احادیث نقل کر آئے کہ اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت و مخالطت سے ممانعت آئی ہے اور بیشک بد مذہب آگ ہیں اور صحبت مؤثر اور طبیعتیں سراقہ اور قلوب منقلب، حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسك ونافخ الکیر فحامل المسك اما ان یحذیك واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ۔[3]

نیک ہم نشین اور بد جلیس کی مثال یُوں ہے جیسے ایک کے پاس مُشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مُشک والا یا تو تجھے مُشک ہبہ کریگا یا تو اُس سے خریدے گا، اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی، اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مطبوعہ مکتبۃ حقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

[2] درمختار باب المرتد مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۹

[3] صحیح البخاری کتاب الذبائح باب المسک مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۳۰

صحیح مسلم کتاب البر باب استحباب الخ ؍؍ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۳۳۰

رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

پائے گا۔ اسے بخاری و مسلم نے حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک من سوادہ اصابك من دخانہ[1]۔ رواہ عنہ ابوداؤد والنسائی۔

یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دُھواں جب بھی پہنچے گا۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

حاصل یہ کہ اشرار کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان ہی اٹھاتا ہے والعیاذ باللہ تعالٰی۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

انما سمی القلب من تقلبہ انما مثل القلب مثل ریشۃ بالفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظھرًا لبطن[2]۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ولفظہ عند ابن ماجۃ مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ اسنادہ جید[3]۔

دل کو قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پَر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی اُلٹا۔ اسے طبرانی نے المعجم میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہی روایت کیا اور اس روایت کے الفاظ ابن ماجہ میں یُوں ہیں، دل کی مثال اس پَر کی طرح ہے جسے ہوائیں جنگل میں پلٹا دے رہی ہوں۔ اس کی سند جیّد ہے۔

www.alahazratnetwork.org

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اعتبروا الارض باسمائھا واعتبروا الصاحب بالصاحب[4]۔ اخرجہ ابن عدی عن

زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کرو اور آدمی کو اس کے ہمنشین پر۔ اسے ابن عدی نے حضرت

---

[1] سنن ابوداؤد باب من یؤمر ان یجالس مجالستہ الصالحین مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۰۸

[2] شعب الایمان الحادی عشر من شعب الایمان حدیث ۷۵۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/۴۷۳

[3] سنن ابن ماجہ باب فی القدر آفتاب عالم پریس لاہور ص ۱۰

[4] شعب الایمان فصل فی مجانبۃ الفسقۃ الخ حدیث ۹۴۴۰ دارالکتب العلمیہ بیروت ۷/۵۵

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعا و البیھقی فی الشعب عنہ موقوفا و لہ شواھد بھا یرتقی الی درجۃ الحسن۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً اور بیہقی نے انہی سے موقوفاً روایت کیا ہے، اس روایت کے شواہد موجود ہیں جن کی وجہ سے اسے حسن کا درجہ حاصل ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ایاك وقرین السوء فانك بہ تعرف[1] رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بُرے مصاحب سے بچ کہ تُو اسی سے پہچانا جائے گا۔ اسے ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں، اور بدمذہبوں سے محبت تو زہر قاتل ہے اس کی نسبت احادیث کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جو خطر عظیم آیا سخت ہولناک ہے ہم نے وہ حدیثیں اپنے رسالہ المقالۃ المُسفِرۃ عن احکام بدعۃ المکفرۃ ۱۳۰۱ھ میں ذکر کیں، بالجملہ ہر طرح ان سے دُوری مناسب، خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے تو احتراز واجب، اور اُن کی امامت پسند کرے گا مگر دین میں مداہن یا عقل سے مجانب۔ امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم۔[2]

اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہیے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔

حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم۔[3]

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہیے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تم میں اور تمہارے رب میں۔

---

[1] تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ حسین بن جعفر الغزی الجرجانی مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/۲۹۲

[2] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی امامہ حدیث ۲۰۴۳۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۷/۵۹۶
الاسرار الموضوعۃ حدیث ۵۶۸ مطبوعہ بیروت ص ۱۴۸
الفوائد المجموعۃ صلوٰۃ الجماعۃ " ص ۳۲

[3] المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب ابو مرثد الغنوی مطبوعہ دارالفکر بیروت ۳/۲۲۲

www.alahazratnetwork.org

41 دارقطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم۔[1]

اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے۔

اقول والاحادیث وان ضعفت فقد تائیدت اذعن ثلثۃ من الصحابۃ وردت علیھم جمیعا رضوان المولٰی جل وعلا وتقدس وتعالٰی۔

میں کہتا ہوں یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر یہ تائید کررہی ہیں کیونکہ یہ تین صحابہ سے مروی ہیں جن پر اللہ جل وعلا وتقدس تعالٰی کی رضا وارد ہے (ت)

الحمدللہ کہ یہ موجز تحریر سلخ ذی القعدہ میں شروع اور چہارم ذی الحجہ روز جہاں افروز دوشنبہ ۱۳۰۵ ہجریہ قدسیہ علٰی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ کو بدرسمائے اختتام ہوئی، وصلی اللہ تعالٰی علی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد وآلہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العٰلمین واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

www.alahazratnetwork.org

---

[1] سنن الدارقطنی باب تخفیف القرأۃ لحاجۃ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۲/ ۸۸